Visit us At:bekhofawaz.in
اشاعت کا نواں سال
editorbekhofawaz@gmail.com
Cell No 09419402271

بے خوف آواز

سچ ذمہ داری کے ساتھ
ہفت روزہ
شوپیان کشمیر
مدیراعلیٰ: عبدالمجید نائیک

جلد نمبر (09) ☆ شمارنمبر (19) مورخہ 07 مئی تا 13 مئی 2020 ☆ بروز جمعرات ☆ صفحات (16) قیمت فی پرچہ 5 روپے

آج کا پیغام

سگریٹ ترک کردینے سے
آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے
بچے اور اطراف کے لوگ بھی
محفوظ رہیں گے
Please Do Not Smoke

امام غزالیؒ نے فرمایا

سب انسان مردہ ہیں، زندہ وہ ہے جو علم والے ہیں
سب علم والے سوئے ہوئے ہیں
بیدار وہ ہیں جو عمل والے ہیں
تمام عمل والے گھاٹے میں ہیں
فائدے میں وہ ہے جو اخلاص والے ہیں
سب اخلاص والے خطرے میں ہیں
کامیاب وہ ہیں جو تکبر سے پاک ہیں

اونتی پورہ میں دو الگ الگ خونین معرکہ آرائیاں

انعام یافتہ حزب آپریشنل چیف ریاض نائیکو سمیت چار جنگجو جاں بحق

دو رہایشی مکانوں کو نقصان، بیگ پورہ اور اس کے ملحقہ علاقوں میں پُرتشدد احتجاجی مظاہرے، درجنوں افراد مضروب

سرینگر/ جنوبی قصبہ اونتی پورہ میں دو الگ الگ خونین معرکہ آرائیوں میں انتہائی مطلوب ترین اور گزشتہ نو سالوں سے سرگرم حزب المجاہدین کے آپریشنل کمانڈر ریاض نائیکو سمیت چار جنگجو جاں بحق ہو گئے۔ بیگ پورہ علاقے میں جھڑپ کے ساتھ ہی درجنوں مقامات پر احتجاجی مظاہرین اور فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئی اور مشتعل مظاہرین اور فورسز کے مابین شدید پتھراؤ اور ٹیر گیس شیلنگ نتیجے میں کئی افراد مضروب ہوئے۔ اسی دوران وادی کشمیر میں حزب آپریشنل چیف کی ہلاکت کی خبر پھیلتے ہی ہر سو سراسمگی پھیل گئی جبکہ وادی کشمیر میں موبائیل کالنگ خدمات کے علاوہ انٹرنیٹ سروس بھی معطل کی گئی جبکہ بندشیں بھی سخت کردی گئی۔ جنوبی کشمیر سے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ اونتی پورہ کے بیگ پورہ علاقے جو کہ معروف حزب کمانڈر ریاض نائیکو کا آبائی علاقہ بھی ہے میں حزب آپریشنل چیف اور اس کے ساتھی کی موجودگی کی اطلاع ملنے کے بعد فوج کے 55 آر آر، سی آر پی ایف اور ایس او جی اونتی پورہ نے منگل کی شام ہی علاقے کو محاصرے میں لیکر تلاشی کارروائی شروع کی۔ ذرائع نے بتایا کہ منگل کی شام پورے علاقے کو محاصرے میں لیکر تلاشی کارروائی کا سلسلہ شروع کیا تاہم اندھیرا چھا جانے کے سبب آپریشن کو صبح تک ملتوی کردیا گیا جبکہ فورسز اہلکاروں کی اضافی کمک طلب کی گئی تا کہ جنگجوؤں فرار ہونے کا موقعہ نہ ملے۔ گاؤں کی طرف جانے والے تمام راستے بند کئے گئے اور علاقے کو چاروں طرف سے سخت گھیرے میں رکھا گیا۔ ذرائع کے مطابق بدھ کی اعلیٰ صبح فورسز نے علاقے میں جنگجوؤں مخالف آپریشن دوبارہ شروع کیا جس دوران وہاں ایک مکان میں محصور جنگجوؤں نے محاصرہ توڑنے کی کوشش میں گولیاں چلائیں جس کا فورسز نے بھی بھرپور جواب دیا۔ ذرائع کے مطابق اس موقعے پر نزدیک ہی مورچہ زن فورسز اہلکاروں نے بھی اپنی بندوقوں کے دہانے کھول دئے اور جس کے نتیجے میں طرفین کے درمیان گولیوں کا تبادلہ ہوا جو کچھ دیر تک جاری رہا۔ جبکہ فورسز نے جنگجوؤں کو ہلاک کرنے کیلئے فضائی خدمات اور خصوصی کمانڈوز کی خدمات بھی حاصل کی۔ ذرائع کے مطابق طرفین کے مابین گولیوں کا تبادلہ کئی گھنٹوں تک جاری رہا جس دوران فورسز نے رہائشی مکان کو بھی دھماکہ سے اُڑا دیا جبکہ فورسز اور جنگجوؤں کے مابین خونین معرکہ آرائی میں حزب آپریشنل چیف اور فورسز کو انتہائی مطلوب جنگجو ریاض نائیکو عرف محمد بن قاسم ولد اسداللہ نائیکو ساکنہ بیگ پورہ اونتی پورہ اور اس کا ساتھی جاں بحق ہو گیا۔۔ جھڑپ میں ریاض نائیکو کے جاں بحق ہونے کی خبر وادی کشمیر میں جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئی اور جبکہ بیگ پورہ علاقے میں بڑھی تعداد میں نوجوان سڑکوں پر نکل آئے اور پولیس و فورسز پر سنگ باری شروع کی۔ تشدد پر اُتر آئی بھیڑ کو منتشر کرنے کیلئے پولیس و فورسز نے آنسو گیس کے گولے داغے، پیلٹ گولیوں اور پیپر گیس کا بھی استعمال کیا تاہم صورتحال قابو سے باہر ہوگئی اور پولیس و فورسز نے سڑکوں پر نکل آنے والے نوجوانوں اور سنگ باری کرنے والوں کو منتشر کرنے کیلئے ہوا میں گولیاں چلائیں جس کے نتیجے میں پولیس و فورسز کی جانب سے گولیاں چلانے کے نصف درجن افراد زخمی ہو گئے۔ جموں و کشمیر پولیس کے سابق سربراہ شیش پال وید نے اپنے ایک ٹویٹ میں کہا ”حزب المجاہدین کے اعلیٰ کمانڈر ریاض نائیکو کی ہلاکت جموں و کشمیر پولیس اور سیکورٹی فورسز کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی ہے“۔ آئی جی کشمیر وجے کمار کا حوالہ دیتے ہوئے خبر رساں ایجنسی جی این ایس نے بھی لکھا ہے کہ نائیکو اپنے ایک ساتھی سمیت بیگ پورہ تصادم میں جاں بحق ہو گیا۔ اس سے قبل پولیس نے کہا تھا کہ بیگ پورہ اونتی پورہ میں جاری تصادم میں دو جنگجو مارے جا چکے ہیں۔ پولیس کے مطابق ضلع پلوامہ کے کھریو اونتی پورہ میں ایک اور تصادم آرائی کے دوران دو جنگجو مارے گئے ہیں۔ ریاض نائیکو کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے مئی سال 2012 میں عسکری صفوں میں شمولیت کی تھی اور اس سے قبل وہ ایک نجی اسکول میں ریاضی کے مضمون کا استاد تھا۔ ادھر فورسز نے ریاض نائیکو کے ہلاکت کو بڑی کامیابی سے تعبیر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے سر

پر 12 لاکھ روپے کا انعام تھا اور وہ ++A زمرے میں رکھا گیا تھا اور کئی سالوں سے فورسز کو انتہائی مطلوب تھا۔ اسی دوران اونتی پورہ کے ہی سیر شالی گاؤں میں مسلح تصادم آرائی کے دوران دو جنگجو جاں بحق ہو گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ جنوبی ضلع پلوامہ کے ایک گاؤں میں بدھ کی صبح سیکورٹی فورسز نے آپریشن کے دوران دو جنگجو کو جاں بحق کیا۔ پولیس کے مطابق فورسز کا آپریشن جاری ہے۔ پولیس نے کہا کہ سیکورٹی فورسز نے ایک مصدقہ اطلاع ملنے کے بعد کھریو علاقے کے سیر شالی گاؤں کو محاصرے میں لیکر تلاشی آپریشن شروع کیا۔ یہ آپریشن گذشتہ رات ہاتھ میں لیا گیا تھا اور آج صبح ایک رہائشی مکان کے اندر موجود جنگجوؤں کے ساتھ فورسز کا آمنا سامنا ہوا جس کے بعد طرفین میں گولیوں کا تبادلہ ہوا جس میں دو جنگجو جاں بحق ہو گیا۔ پولیس نے کہا کہ فورسز کا آپریشن جاری ہے۔ (سی این آئی)

تعلیمی اِدارے 31 مئی تک بند رہیں گے: لیفٹیننٹ گورنر

سری نگر/ لیفٹیننٹ گورنر گریش چندر مرمو نے اعلیٰ سطح کی میٹنگ طلب کرکے لاک ڈاون کے دوران جموں و کشمیر میں محکمہ تعلیم کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ میٹنگ میں ایل جی کے مشیر کے کے شرما، چیف سیکرٹری بی وی آر سبھرامنیم، پرنسپل سیکرٹری منصوبہ بندی روہت کنسل، پرنسپل سیکرٹری سکولی تعلیم ڈاکٹر اصغر حسن سامون، ڈویژنل کمشنر پی کے پولے اور سیکرٹری اعلیٰ تعلیم طلعت پرویز کے علاوہ دیگر کئی اَفسران موجود تھے۔ ڈاکٹر اصغر حسن سامون نے جانکاری دی کہ سکولوں میں لاک ڈاون کی وجہ سے معمول کی سرگرمیاں معطل ہے تاہم طالب علموں کو ٹیلی کلاس کے ذریعے تعلیٰ فراہم کی جارہی ہے اور یہ ٹیلی کلاسز دوردرشن، ریڈیو اور جے اینڈ کے نالیج نیٹ ورک کے ذریعے ان تک پہنچائی جارہی ہے۔ آؤں پڑھیں مہم کے تحت سکولی تعلیم محکمہ نے اپنی ویب سائٹ www.dsek.nic.in پر ویڈیو کلاسز دستیاب رکھی ہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے طالب علموں کو سکول کتابیں فراہم کرنے پر بھی افسروں کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ دور دراز علاقوں میں سکولوں میں ٹیلی ویژن سیٹ لگائے جانے چاہئیں تا کہ ان علاقوں کے طالب علم بھی ٹیلی کلاسز سے استفادہ کرسکیں۔ سیکرٹری سکولی تعلیم نے کہا کہ محکمہ نے مڈڈے میل سکیم جاری رکھنے کا یقین دلایا ہے اور 823150 طالب علموں کو سوکھا راشن فراہم کیا جارہا ہے جبکہ اہل بچوں کے کھاتوں میں کھانا پکانے کے لئے درکار رقم براہ راست منتقل کی جاتی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مڈڈے میل سکیم کے تحت 22214 سکولوں میں سے 22205 سکولوں کو اس دائرے میں لایا گیا ہے جبکہ 924036 بچوں میں سے اب تک 882782 بچوں کو راشن فراہم کیا جاچکا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ 5226.18 لاکھ روپے اب تک فراہم کئے جاچکے ہیں تا کہ شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب اور غریب کنبوں سے تعلق رکھنے والے 870864 بچوں کو دو دو سکول وردیاں فراہم کرائی جاسکیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے ہائی اور ہائیر سکینڈری سکولوں کی لیبارٹری سروے پر زور دیتے ہوئے لیبارٹریوں کا درجہ بڑھانے کی ہدایت دی۔ یفٹیننٹ گورنر نے سکولی عمارتوں کی سیفٹی آڈِٹ کے احکامات بھی دیئے۔ اُنہوں نے سکولی تعلیم محکمہ ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ مختلف سکولوں کے تحت تعمیر کئے گئے بیت الخلاء کارگر رہیں۔ انہوں نے سو فیصد سکولوں میں بیت الخلاء کی سہولیات قائم کرنے کی ہدایت دی۔ ایل جی نے سکولوں میں بچوں کی حاضری کو باقاعدہ بنانے کے لئے ضروری اقدامات کرنے پر بھی زور دیا۔ میٹنگ کے دوران ایل جی نے کہا کہ 31 مئی 2020ء تک سکولوں کو دوبارہ کھولنا ممکن نہیں ہوگا لہٰذا اس دوران محکمہ کو سکولی عمارتوں کا تجدیدی کام درست لینا چاہئے۔ اُنہوں نے زور دے کر کہا کہ کچھ سکولوں اور کالجوں کو کھولنے سے پہلے ان سبھی عمارتوں کو سینیٹائز کیا جانا چاہئے۔ اس موقعہ پر چیف سیکرٹری نے سکولی تعلیم محکمہ کو محکمہ جاتی ترقی کا عمل مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ سیکرٹری اعلیٰ تعلیم نے کہا کہ محکمہ کووِڈ۔19 کی صورتحال کے مدنظر تعلیمی سرگرمیوں کو متبادل طریقوں سے جاری رکھنے کے اقدامات کررہا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ کشمیر صوبے کے 64,411 انڈر گریجویٹ طلباء اور جموں صوبے کے 52,549 طالب علموں کی ای۔ کلاسز کے لئے رجسٹریشن کی گئی ہے اور اب تک کشمیر کے طالب علموں کے لئے 12016 اور جموں کے طالب علموں کے لئے 18139 گوگل لیسن دیئے گئے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب اور پسماندہ طبقوں سے تعلق رکھنے والے انڈر گریجویٹ طالب علموں کے لئے کمپیوٹیبل مہیا کرانے کی ہدایت دی تا کہ وہ ای۔ لرننگ تک رسائی حاصل کرسکے۔

ہفت روزہ **بے خوف آواز** سرینگر

ریڈ زون علاقوں کے لوگ ہر طرح کی سہولیت سے محروم

ریڈ زونوں میں پروٹوکول کے حساب سے نہ کھانے پینے کی اشیاء دستیاب رکھی جارہی ہے اور ناہی طبی سہولیات کا کوئی نظام ہے جبکہ ریڈ زونوں میں رہنے والے لنقدی رقم سے بھی محروم ہوگئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ ریڈ زونوں میں لوگوں کو ہر طرح کی سہولیات سے محروم رکھا گیا ہے ناہی کھانے پینے کی اشیاء دستیاب رکھی جارہی ہے اور ناہی طبی ٹیم ریڈ زونوں میں حاضر ہے۔ وادی کے مختلف علاقوں کے ریڈ زونوں میں محصور لوگوں نے انتظامیہ پر الزام عائد کیا ہے کہ ریڈ زونوں میں ایک تو دکانیں کھولنے کی اجازت نہیں دی جارہی ہے اور دوسری طرف لوگ روزمرہ خرچ ہونے والی سبزی، دودھ، روٹی محروم ہے اور ناہی سرکاری کی جانب سے ریڈ زونوں کیلئے کوئی سہولیت دستیاب رکھی جارہی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ پروٹوکول کے مطابق ریڈ زونوں میں انتظامیہ لوگوں کو سبزی، میوہ جات، دودھ اور روٹی دستیاب رکھنی ہے جبکہ ریڈ زونوں میں طبی ٹیم 24x7 دستیاب ہونی چاہئے تاکہ ریڈ زون میں رہنے والے لوگوں میں سے کوئی زیادہ بیمار پڑے تو اس کو بروقت علاج دستیاب رہے۔ ریڈ زون علاقوں کے تمام راستوں کو سیل کردیا جاتا ہے اور اگر کہیں پر کسی مریض کی حالت بگڑ جائے تو ہسپتال لیجانے کیلئے بھی راہداری فراہم نہیں کی جارہی ہے اور ناہی انہیں کوئی طبی امداد ملتی ہے۔ شہر سرینگر سمیت دیگر قصبہ جات میں نامزد کئے گئے ریڈ زونوں کے لوگوں نے کہا ہے کہ ریڈ زونوں میں رہنے والے لوگوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جارہی اور ناہی وہ اے ٹی ایم پر جاسکتے ہیں اور ناہی بینکوں سے رقم نکال سکتے ہیں جس کی وجہ سے وہ نقدی رقم سے محروم ہوگئے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان متبرک ایام میں بھی لوگوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا رہا ہے خاص کر افطاری کے وقت لوگوں کو افطاری کے لئے ضروری سامان دستیاب نہیں ہوتا ہے جس سے لوگوں میں کافی غم و غصہ پایا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ پروٹوکول کے لحاظ سے موبائل اے ٹی ایم سہولیت رکھنا انتظامیہ کا کام ہے تاکہ لوگ پریشان نہ ہوں تاہم ریڈ زونوں میں رہنے والے لوگوں سے اس طرح کا سلوک روا جارہا ہے جیسے انہوں نے کوئی بڑا گناہ عظیم کیا ہو انہیں ہر طرح کی سہولیت سے محروم رکھا گیا ہے جس کے نتیجے میں ریڈ زونوں میں انسانی مسئلہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لوگوں نے انتظامیہ پر اپیل کی کہ وہ ان ریڈ زونوں علاقوں میں سہولیات دستیاب رکھیں تاکہ لوگوں کو کوئی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔

ارنب کی نوٹنکی: ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ آئے چوکھا

ڈاکٹر سلیم خان

ارنب گوسوامی ایک باصلاحیت صحافی تھا لیکن عرصۂ دراز سے اس کی سوقیانہ حرکات و سکنات کے سبب سنجیدہ لوگوں نے اسے دیکھنا اور سننا بند کردیا ہے۔ اب تو صحافی برادری اس کو اپنی برادری میں شمار کرنے سے بھی شرماتی ہے۔ ارنب کے لیے سب سے مناسب لقب حکومت کے ترجمان کا ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ صحافی برادری پر جسم فروشی یعنی ضمیر فروشی کا جو الزام لگایا جاتا تھا اس کو موصوف نے درست ثابت کردیا ہے۔ کوٹھے پر بیٹھنے والی طوائف بھی فریب کاری کی خاطر جھوٹ نہیں بولتی اور نہ اشتعال انگیزی کرتی ہے اس لیے ارنب جیسے لوگ تو ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ ہر صحافی کسی نہ کسی نظریہ کا حامل ہوتا ہے لیکن وہ بددیانت نہیں ہوتا۔ صحافی کو اپنی فکر و نظری ترویج و اشاعت کا حق ہے لیکن وہ اس کے لیے ناجائز طریقہ اختیار نہیں کرسکتا۔ صحافی کا سب سے بڑا سرمایہ اس کی حق گوئی و بیباکی ہے لیکن اگر کوئی بیباک ہوکر جھوٹ بولنے لگے تو وہ اپنے مقام و منصب سے گرجاتا ہے۔ ایک زمانے تک ہندوستانی صحافت میں ایسے لوگ خال خال تھے۔ اس کے بعد کچھ لوگوں نے ڈھکے چھپے انداز میں یہ کام کرنے لگے اور اب تو قومی ذرائع ابلاغ پر علامہ اقبال کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

گزر گیا اب وہ دور ساقی کہ چھپ کے پیتے تھے پینے والے ‏ بنے گا سارا جہان مے خانہ ہر کوئی بادہ خوار ہوگا ہندوستان کے ٹیلیویژن کی دنیا میں ایک دو چائے کی دوکان کو چھوڑ دیں تو ساری دوکانوں میں فسطائیت کی شراب بک رہی ہیں اور ان میں کام کرنے زبان کے مزدور خود فرقہ واریت کے نشے میں دھت ہیں۔ ارنب نے پالگھر کے قابلِ مذمت سانحہ پر جو کچھ کہا اس کی حقیقت کا جائزہ لینا سب سے اہم ہے اسی کے ساتھ ارنب کو سوچ اور فکر کا تجزیہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ارنب کی حمایت کرنے والوں میں اندھ بھکتوں فوج کے علاوہ مرکزی وزیر اور پالگھر کے واقعہ پر ہندوا کھاڑے کے سادھو سنت بھی شامل ہیں۔ یہ سارے لوگ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور سب مل کر اشتعال انگیزی کررہے ہیں۔ پالگھر کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر قبائلی لوگوں کے گاوں میں دو سادھوؤں اور ان کے ڈرائیور کو بچہ چوری کے شک میں لاٹھی ڈنڈے سے مار مار کر ہلاک کردیا۔ وہاں پولس فورس موجود تھی مگر وہ ان کو مشتعل بھیڑ سے بچانے میں ناکام رہی۔

ہندوتوا وادیوں کے ستارے فی الحال کورونا کی وجہ سے گردش میں ہیں۔ ان پر پہلی مصیبت تو دہلی میں آئی اور اس سے ابھی سنبھلنے بھی نہیں پائے تھے کہ دوسری آفت کا شکار ہوگئے۔ ایک طرف پردیس میں چھپے ہوئے پڑھے لکھے سرمایہ دار اپنے خول سے باہر نکل آئے اور دوسری جانب اپنے ہی دیش میں گیانی و گیانی سادھو سنت قبائلی بھیڑ کے ہتھے چڑھ گئے۔ کورونا کی وبا نے دونوں کو مصیبت میں ڈال دیا۔ نہ تو کورونا اور نہ لکھے جاتے وہ ویٹ آتا کورونا اور نہ ان سادھو سنتوں کو ہائی وے چھوڑ کر اس قبائلی گاوں میں گزرنا پڑتا جہاں بچہ چوری کے خوف سے پہرہ دیا جارہا تھا۔ خیر جو ہوا بہت برا ہوا، کسی روزی چھن گئی اور کسی جان چلی گئی لیکن ارنب نے دہلی کے ہندو مسلمان والے معاملے کو تو نظرانداز کردیا مگر پالگھر کی آپسی لڑائی کو ہندو اور عیسائی دھرم یدھ بنا کر سونیا گاندھی کو اس کے لیے ذمہ دار ٹھہرا دیا۔

مہاراشٹر کی حکومت میں کانگریس شامل ضرور ہے لیکن یہاں کے وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے کا تعلق شیوسینا سے ہے اور وزیر داخلہ انل دیشمکھ این سی پی سے آتے ہیں۔ کسی کو اگر اس اندوہناک سانحہ کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا تھا تو یہ دو لوگ تھے لیکن مسئلہ یہ ہے تھا کہ وہ دونوں ہندو ہیں۔ ادھو ٹھاکرے کہہ چکے ہیں کہ اس کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مارنے والے اور مرنے والے کا تعلق ایک ہی مذہب سے ہے۔ انل دیشمکھ نے گرفتار لوگوں کی فہرست جاری کردی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ۱۰۱ لوگوں میں سے کوئی بھی مسلمان یا عیسائی نہیں ہے۔ اس گاوں میں دس سالوں سے بی جے پی کی سرپنچ ہے۔ پالگھر کے پارلیمانی سیٹ پر بی جے پی نے سونیا کی کانگریس سے ایک مقامی رہنما کو درآمد کرکے کامیابی درج کرائی ہے۔

اس صورتحال میں ارنب کو قتل کی ذمہ داری تھوپنے کے لیے نہ تو مارنے والے، نہ گاوں کا سرپنچ، نہ رکن اسمبلی، نہ وزیر داخلہ اور نہ وزیر اعلیٰ بلکہ سرکار میں شامل تیسرے نمبر کی پارٹی کے صدر پر ہاتھ صاف کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہی ایک بیچاری غیر ہندو ہے۔ افسوس کہ ارنب کو اس واقعہ میں فرقہ واریت کا رنگ بھرنے کے لیے بہت دور جانا پڑا۔ اتفاق سے کسی زمانے میں سونیا گاندھی چونکہ اطالوی بھی تھیں اس لیے وہ سیدھے ویٹیکن پہنچ گیا۔ یہ صحافتی پستی کی انتہا ہے۔ ارنب کو اس بات کا دکھ ہے کہ سونیا گاندھی نے سادھوؤں کے بہیمانہ قتل کی مذمت کیوں نہیں کی؟ یہی سوال ان کو ملک کے وزیر اعظم سے کرنا چاہیے تھا کہ وہ سانحہ پر کیوں خاموش ہیں جبکہ ان سے بڑا ہندوتوا وادی فی الحال پوری کائنات میں دوسرا کوئی نہیں ہے۔ یوگی ادتیہ ناتھ بھی مودی کے آگے پانی بھرتے ہیں۔

ملک کے اندر نظم و نسق کو قائم رکھنا وزیر داخلہ کی ذمہ داری ہے۔ امیت شاہ نے اس بابت صرف وزیر اعلیٰ سے بات کرکے رپورٹ طلب کرنے پر اکتفاء کیا تاکہ اگر کوئی صحافی پوچھ بیٹھے تو اس سے کہا جاسکے کہ رپورٹ کا انتظار ہے لیکن شاہ جی نے بھی مذمت کرنے زحمت نہیں کی۔ ارنب کے اندر یہ جرأت تو ہے نہیں ہے کہ وہ ملک کے وزیر اعظم یا وزیر داخلہ کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھے اس لیے سونیا گاندھی پر برس پڑے۔ پالگھر کے حادثے کی ذمہ داری بنیادی طور پر چار فریقین پر آتی ہے۔ سب سے پہلے تو حملہ آور جنہیں اگر شک ہوگیا تھا کہ یہ بچہ چور ہیں تو چاہیے تھا کہ انہیں پکڑ کر پولس کے حوالے کرتے الٹا ان لوگوں نے پولس سے چھین کا مشکوک سادھوؤں کو مار ڈالا۔ کسی ہجوم کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس معاملے دوسری ذمہ داری ان سادھوؤں کی ہے جنہوں نے لاک ڈاون کے باوجود مہاراشٹر سے گجرات جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ کوئی ایسا قصور نہیں ہے کہ اسے جواز بنا کر ہجوم کو انہیں ہلاک کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

پالگھر میں ہلاک ہونے والے اگر سادھو سنت نہ ہوکر تبلیغی جماعت کے وابستگان ہوتے تو یہی میڈیا ان کے ڈانڈے داعش سے جوڑ دیتا لیکن اب کسی کی زبان پر لاک ڈاون کی خلاف ورزی کا سوال نہیں آرہا ہے۔ باندرہ اسٹیشن کے پاس جمع ہونے والے مسافروں کو مسجد سے جوڑنے والا میڈیا یہ نہیں پوچھ رہا ہے کہ ان لوگوں نے ہائی وے کے بجائے گاوں دیہات کے درمیان سے سورت کا رخت سفر کیوں باندھا؟ اس کے باوجود وہ سادھو مہاراشٹر سے صحیح سلامت گزر کر دادرہ نگر حویلی کی سرحد پر پہنچ گئے۔ وہاں کی سرکار نے انہیں روک کر واپس بھیج دیا۔ دادرہ نگر حویلی کا انتظامیہ مرکز کے تحت ہے۔ وہاں کی پولس اگر ان کو نکل جانے دیتی یا اپنے پاس روک کر صبح سویرے روانہ کرتی تو ممکن ہے یہ حادثہ رونما نہیں ہوتا۔ اس طرح معاملے کی بلاواسطہ ذمہ داری امیت شاہ پر جاتی ہے۔ کاش کے ارنب ان سے سوال کرتا؟ کہ انہوں اپنی نگرانی میں کام کرنے والے پولس والوں کو کیا سزا دی؟

اس سانحہ کی چوتھی ذمہ داری مہاراشٹر سرکار کی بھی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس صوبائی حکومت پر دباو ڈالنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ اس واقعہ کی تفصیل جاننے کے بعد راتوں رات پولس دباو ڈال کر سادھو سنتوں کو قتل کروا دینا کسی حکومت کے بس میں نہیں ہے۔ ویسے اگر ماضی میں ہندوستان کے اندر ہونے والے ہجومی تشدد کی طرح یہ سرکار بھی الٹا ہلاک ہونے والے پر مقدمہ درج کرتی یا بی جے پی کی صوبائی حکومتیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ویڈیوز کے باوجود نامعلوم لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کرکے قاتلوں کو تحفظ فراہم کرتی تو فڈنویس کی شکایت بجا ہوتی۔ مہاراشٹر کے وزراء بھی اگر قاتلوں کو ضمانت دلوا کر ان کی پذیرائی کرتے تو ان کی مذمت بجا ہوتی لیکن یہ سب تو یہاں نہیں ہوا۔ حکومت مہاراشٹر نے فوراً اقدام کرتے ہوئے ۱۰۱ لوگوں کو گرفتار کرلیا اور انہیں پولس حراست میں بھیج دیا۔ اسی کے ساتھ سخت سزا دلوانے کی یقین دہانی بھی کرائی۔ اس سے قبل ایسا کسی حکومت نے نہیں کیا تھا اس لیے ارنب کو ادھو سرکار کا شکریہ ادا کرنا چاہیے تھا۔ ادھو ٹھاکرے اگر بی جے پی اور شیوسینا کے مشترکہ وزیر اعلیٰ ہوتے تو ارنب یہی کرتے لیکن چونکہ مہاراشٹر میں بی جے پی کے منہ سے کانگریس اور این سی پی نے نوالہ چھین لیا ہے اس لیے مرکزی حکومت کی گود میں پلنے والے میڈیا کی جانب سے یہ معاندانہ رویہ اختیار کیا جارہا ہے۔

کورونا لاک ڈاؤن کا مثبت پہلو

نوجوان کاشتکاری میں گھر والوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں

سری نگر، کورونا وائرس کے پیش نظر جاری لاک ڈاؤن کے بیچ جہاں دیہات میں کسان کاشتکاری کے ساتھ مصروف ہیں وہیں کھیت کھلیانوں اور باغوں میں وہ نوجوان بھی نظر آرہے ہیں جو ملک کی مختلف یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں یا بغرض روزگار ملک کے مختلف حصوں میں کما رہے ہیں لیکن اب کھیتی باڑی میں اپنے اہل خانہ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ تاہم کھیت یا باغوں میں مصروف کسانوں کو سماجی دوری برقرار رکھتے ہوئے اور دیگر احتیاطی تدابیر اپناتے ہوئے بھی دیکھا جا رہا ہے۔ وادی کے دیہات میں آج کل لوگ اپنے کھیت کھلیانوں کو دھان کی فصل کے لئے تیار کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ کہیں کھیتوں میں ٹریکٹر لگے ہوئے ہیں تو کہیں کسان ہل چلا کر زمین جوتتے ہوئے دیکھے جا رہے ہیں۔ باغوں میں بر جستہ شگوفے پھوٹے ہوئے ہیں اور کاشتکار درختوں کی دیکھ ریکھ اور دوا پاشی کر رہے ہیں۔ وسطی ضلع بڈگام کے محمد صادق نامی ایک باغ مالک نے نمائندے کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا: "آج باغوں میں کافی کام ہے مزدور ملتے ہی نہیں ہیں لیکن میرا بیٹا جو دلی میں پڑھ رہا ہے وہ کافی برسوں کے بعد باغ میں کام کر رہا ہے جس سے مجھے کافی مدد مل رہی ہے ورنہ نقصان سے دو چار ہونا طے تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم وبا سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر پر عمل کر رہے ہیں اور باغ میں فیس ماسک لگا کر ہی کام کر رہے ہیں۔ امتیاز حسین نامی ایک نوجوان جو جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی دلی میں زیر تعلیم ہے، نے کہا کہ امسال مجھے برسوں کے بعد اپنے باغ میں کام کرنے کا موقع مل گیا۔ انہوں نے کہا: 'میں دلی میں پڑھ رہا ہوں، گھر آنے کا ٹائم ہی نہیں مل رہا تھا باغ میں جانے کی تو بات ہی نہیں ہے لیکن امسال کورونا وائرس کی وجہ سے گھر میں مجھے یہ موقع مل گیا کہ میں باغ میں جا کر کام کروں'۔ موصوف طالب علم نے کہا کہ قریب پانچ برسوں کے بعد میں اپنے سیب کے باغ، جو قریب چالیس کنال اراضی پر پھیلا ہوا ہے اور جس کی آمدنی سے ہی میں باہر پڑھ رہا ہوں، میں کام کر رہا ہوں اور اس سے نہ صرف وقت گذاری ہوتی ہے بلکہ ورزش بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گھر والوں کے ساتھ باغ میں کام کرنے میں مجھے کافی لطف آرہا ہے۔ محمد یوسف نامی ایک پچپاس سالہ شہری جس کا کیرلہ

میں اپنی دکان ہے، نے بتایا کہ امسال میں کافی عرصے کے بعد کھیتی باڑی کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا: 'میں کبھی کبھار ہی گھر آیا کرتا تھا اور جب آتا بھی تھا تو چند دنوں کے لئے ہی جو رشتہ داروں اور سیاحتی مقامات کی سیر و تفریح میں صرف ہو جاتے تھے لیکن امسال میں چونکہ رشتہ داروں کے ہاں نہیں جا سکتا ہوں نہ سیاحتی مقامات کی سیر کر سکتا ہوں لہٰذا کھیتی باڑی میں گھر والوں کا ہاتھ بٹا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کام کرنے میں دشواری ضرور آتی ہے لیکن مزہ بھی آتا ہے اور ہمارے کھیت کھلیان تو اس قدر خوبصورت اور سرسبز و شاداب ہیں کہ کسی سیاحتی مقام سے کم نہیں ہیں۔ دریں اثنا سری نگر سمیت وادی بھر میں لوگوں کو اس وقت گھریلو باغیچوں یا کچن گارڈنز میں مصروف دیکھا جا سکتا ہے۔ سینکڑوں کنبے ایسے ہیں جنہوں نے کورونا وائرس لاک ڈاؤن کے دوران ہی اپنے گھروں کے قریب کچن گارڈنز بنائے اور سبزیاں و پھل اگانا شروع کر دیا۔ متعلقہ محکمے کے ایک عہدیدار نے بتایا: 'لاک ڈاؤن کا ایک مثبت پہلو یہ ہے کہ لوگوں نے اپنے گھروں کے بارے میں بھی سوچا۔ جن کے گھروں میں کچن گارڈن نہیں تھے انہوں نے کچن گارڈن بنائے۔ اس طرح سے لوگوں کی بہتر طریقے سے وقت گذاری ہوئی۔ اب وہ اپنے گھروں میں ہی معیاری سبزیاں اگا سکتے ہیں'۔ یو این آئی

کورونا وائرس سے نمٹنے میں مصروف سرکاری افسران کو ایک اور مشکل کا سامنا

دفاتر میں آئے روز مائک اور موبائل ہاتھوں میں لیکر نقلی صحافی کرتے ہیں انہیں پریشان

سرینگر، لاک ڈاؤن کے بیچ وادی میں فیس بک اور وٹس ایپ جرنلسٹوں نے انتظامیہ اور دیگر محکمہ جات کے افسران کی نیندیں حرام کردی ہے اور آئے روز ضلع افسران اور دیگر سرکاری اداروں کے افسران کو بلیک میل کرنے کی کارروائیاں کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں سرکاری افسران کافی پریشان ہو گئے ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں سائبر کرائم سے اپیل کی ہے کہ وہ اس طرح کے نقلی صحافیوں کی نکیل کسنے کیلئے اقدامات اٹھائیں۔ کورونا وائرس کے نتیجے میں جاری لاک ڈاؤن کی وجہ سے پوری وادی میں لوگ سخت پریشان ہو چکے ہیں اور سرکاری افسران بشمول انتظامیہ لوگوں تک سہولیات پہنچانے میں سرگرم عمل ہے دوسری طرف فیس بک، وٹس ایپ اور یوٹیوب چلانے والے نقلی جرنلسٹوں نے سرکاری افسران کی ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے اور آئے روز سرکاری افسران کو دھمکیاں موصول ہو رہی ہے اور ان سے رقومات اینٹھنے کے حربے آزمائے جا رہے ہے۔ کئی افسران نے کہا ہے کہ کچھ لوگ موبائل فون اور دو سو روپے کی مائک ہاتھوں میں اٹھا کر سرکاری دفاتر کے چکر کاٹتے رہتے ہیں اور مختلف سرکاری دفاتر کے افسران پر میڈیا کا رعب جمانے کیلئے ان سے طرح طرح کے بے تکے سوالات کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات، نیوز چینلوں اور نیوز ایجنسیوں سے وابستہ صحافی اپنے روزمرہ کے کام میں مصروف رہتے ہیں اور وہ کسی بھی سرکاری دفتر میں نظر نہیں آتے ہیں تاہم نقلی صحافی بن کر کچھ لوگ افسران کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے پولیس ونگ کی سائبر کرائم یونٹ کے اعلیٰ افسران نے اپیل کی ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیکر نقلی جرنلسٹ بننے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائیں تاکہ اس مہاماری سے نمٹنے میں سرکاری افسران کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات سے اصل صحافی اور میڈیا افراد کے دامن پر بھی داغ لگ جاتا ہے اس لئے اس طرح کے آوارہ گروہوں کی حمایت نہیں کی جانی چاہئے۔ (سی این آئی)

میونسپل کونسل شوپیان

قصبہ شوپیان کے لوگوں سے مودبانہ اپیل

- سڑکوں اور گلی کوچوں میں گندگی نہ ڈالیں۔
- قصبہ میں نصب کئے گئے کوڑ دانوں کا استعمال کریں۔
- عوامی جگہوں پر سگریٹ نوشی یا کوئی اور نشہ نہ کریں۔
- پالی تھین لفافوں کا استعمال کرنے سے پرہیز کریں۔
- میونسپل عملہ کیساتھ مکمل طور تعاون کریں۔
- بغیر اجازت تعمیرات کھڑا کرنے سے احتراز کریں۔
- بیوپاری اور دکاندار حضرات اپنے کاروباری مراکز کو دلکش بنائیں۔
- شوپیان کی سرزمین کو پالی تھین کے ساتھ دیگر مہلک اور مضر صحت چیزوں سے صاف و پاک رکھنے کے لئے ہماری مدد کریں۔
- شوپیان کی خوبصورتی، اہمیت اور خصوصیت کی بحالی کی خاطر میونسپل کمیٹی شوپیان کی مدد کریں۔

لهذا

وقت کی پکار ہے کہ آپ اپنا دست تعاون دیکر اپنے قصبے شوپیان کو پرکشش اور صاف ستھرا بنائے رکھیں۔

آپکا خیر اندیش

محمد اسمٰعیل

ایگزیکٹو آفیسر ۔۔۔ میونسپل کونسل شوپیان

مصیبت میں راحت کی خبر۔

ایل پی جی گیس سیلینڈر 160 ہوا سستا

دہلی، لاک ڈاؤن کے درمیان ایل پی جی گیس سلنڈر کے صارفین کے لئے خوشخبری ہے۔ یکم مئی سے، سبسڈی والا ایل پی جی گیس سلینڈر سستا ہو گیا ہے۔ دارالحکومت دہلی میں ایل پی جی گیس سلنڈر 162.50 روپے سستا ہو گیا ہے۔ اب دہلی میں 581.50 گیس سلینڈر روپے میں دستیاب ہوگا۔ پہلے اس کے لئے 744 روپے 74 پیسے ادا کرنا پڑتے تھے۔ تاہم، یہ شرح مختلف ریاستوں میں لاگو ٹیکس کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔ آئل کمپنیاں ہر ماہ کی پہلی تاریخ میں ایل پی جی سلنڈر کی قیمت کا جائزہ لیتی ہیں۔ ممبئی میں ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 579 روپے ہو گئی جبکہ پہلے یہ 714.50 روپے ادا کرنی تھی۔ کولکتہ میں سلنڈر کی قیمت میں 190 روپے کی کمی کی گئی ہے۔ اب یہ 584.50 روپے میں دستیاب ہوگا۔ چنئی میں سلنڈر 761.00 کے مقابلے میں 569.50 روپے میں دستیاب ہوگا۔

تزکیہ نفس ۔۔۔۔!

سمیع اللہ ملک

اسلام دین فطرت ہے،اس نے ایسی جامع عبادات پیش کیں کہ انسان ہر جذبے میں خدا کی پرستش کر سکے اور اپنے مقصدِ حیات کے حصول کی خاطر حیاتِ مستعار کا ہر لمحہ اپنے خالق و مالک کی رضا جوئی میں صرف کر سکے۔نماز، زکو، جہاد، حج اور رمضان کے روزے ان ہی کیفیات کے مظہر ہیں۔ارشاد ربانی ہے"اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے پچھلی امتوں پر فرض ہوئے تھے تاکہ تم پرہیزگار رہو۔"البقرہ:183

رمضان کے روزوں کا مقصد پرہیزگاری کا حصول ہے۔ماہ رمضان کے ایام ایک مومن کی تربیت اور ریاضت کے ایام ہیں۔وہ رمضان کے روزوں اور عبادات سے اللہ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔مسلمان حضور اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار آپ کی پیروی اور اتباع سے کرتا ہے اور اپنی روح ونفس کا تزکیہ کرتا چلا جاتا ہے کہ زندگی کے باقی ایام میں وہ تقویٰ اختیار کر سکے اور اپنے مقصدِ حیات یعنی اللہ کی بندگی اور اس کی رضا جوئی میں اپنی بقیہ زندگی کے دن بسر کر سکے۔دیکھا جائے تو تمام عبادات انسان کے کسی نہ کسی جذبے کو ظاہر کرتی ہیں۔نماز خوف کو، زکو رحم کو، جہاد غصہ وبرہمی اور غضب کو حج تسلیم ورضا کو اور روزہ اللہ تعالی سے محبت کو!

باقی عبادات کچھ اعمال کو بجالانے کا نام ہیں، جنہیں دوسرے بھی دیکھ لیتے ہیں اور جان لیتے ہیں۔مثلاً نماز رکوع وسجود کا نام ہے اور اسے باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے، جہاد کفار سے جنگ کا نام ہے، زکو کسی کو کچھ رقم یا مال دینے سے ادا ہوتی ہے لیکن روزہ کچھ دکھا کر کام کرنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو کچھ نہ کرنے کا نام ہے۔وہ کسی کے جتلائے بھی معلوم نہیں ہوتا بلکہ اس کو تو وہی جانتا ہے، جو رکھتا ہے اور جس کیلئے رکھا گیا ہے۔لہٰذا روزہ بندے اور خدا کے درمیان ایک راز ہے،محبِ صادق کا اپنے محبوب کے حضور ایک نذرانہ ہے جو بالکل خاموش اور پوشیدہ طور پر پیش کیا گیا ہے۔اسی لئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کریم نے اپنے روزے دار بندوں کیلئے ایک بے بہا انعام کا اعلان فرمایا ہے کہ روزے دار، روزہ میرے لئے رکھتا ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔اللہ رب العزت خود کو جس عمل کی جزا فرما رہا ہو تو اس کی عطا اور انعام واکرام کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔روزہ دراصل بندے کی طرف سے اپنے کریم مولا کے حضور ایک بے ریا ہدیہ ہے۔اس لئے اللہ نے اتنے عظیم انعام واکرام کا اعلان فرمایا ہے۔

رمضان المبارک کے بہت سے فضائل وخصائص ہیں،ان میں سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن مجید نازل ہوا،اور قرآن پاک میں سال کے تمام مہینوں میں صرف ماہِ رمضان کا نام صراحتاً آیا ہے،اس سے رمضان المبارک اور قرآن میں گہری مناسبت اور زیادہ تعلق ثابت ہوتا ہے۔قرآن اور رمضان میں ایک گہری نسبت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس ماہِ مبارک میں بالخصوص شب وروز قرآن کریم کی زیادہ تلاوت ہوتی ہے۔

قرآن رمضان المبارک کی شب قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا میں اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا۔یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے،یہاں سے وقتاً فوقتاً حسبِ اقتضائے حکمت جتنا منظورِ الٰہی ہوا،حضرت جبرئیل لاتے رہے اور یہ نزول تقریباً تیئیس (23) سال کے عرصے میں پورا ہوا۔

بہرحال قرآن اور ماہِ رمضان کا گہرا تعلق ونسبت ہر طرح سے ثابت ہے اور یہ بلاشبہ اس ماہِ مبارک کی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے۔روزہ اور قرآن دونوں شفیع ہیں اور قیامت کے دن دونوں مل کی شفاعت کریں گے۔حضرت عبداللہ بن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ اور قرآن بندے کیلئے شفاعت کریں گے۔روزہ کہے گا کہ اے میرے رب!میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روکے رکھا تو میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔قرآن کہے گا کہ اے میرے رب!میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا تو میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان برکت کا مہینہ ہے۔اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں،اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کے طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی بھلائی سے محروم رہا،وہ کل بھلائی سے محروم رہا۔

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ"آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے،اللہ نے فرمایا مگر روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا کیونکہ بندہ اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔

روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں،ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ (خوشبودار) ہے اور روزہ ڈھال ہے اور جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ کوئی بے ہودہ گفتگو کرے اور نہ چیخے،پھر اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔

اس ماہِ مبارک کی خصوصی عبادت روزہ ہے جس کا مقصد تزکیہ نفس یعنی اپنے نفس کو گناہوں سے پاک کرنا اور تقویٰ حاصل کرنا ہے۔دوسرے لفظوں میں گناہوں سے بچنا اور نیکیوں کی طرف رغبت کرنا ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے ماہِ رمضان کے روزے ایمان واحتساب کے ساتھ رکھے اور جس نے رمضان میں نماز تراویح اور ایمان واحتساب کے ساتھ شب بیداری کی،اللہ اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

اس ماہِ رمضان کا تقدس اور احترام کرنا سب مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے۔یاد رکھئے جس طرح قرآن کریم رمضان کی شب قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمان سے دنیا میں اتارا گیا،اسی رات کو اس دنیا کے نقشے پر پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا ایک معجزے سے کم نہیں۔اس لئے ہم سب کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ رمضان کے شب وروز کی عبادات میں اللہ کے اس انعام کا بھی شکر ادا کریں لیکن کیا کریں یہ بات کہے کالم بھی مکمل نہیں ہوتا کہ رمضان کی آمد پر جہاں کچھ بدبختوں نے ذخیرہ اندوزی کرکے بیچاری عوام کو مہنگائی کا جو تحفہ دیا ہے اور حکومت نے جس طرح ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے وہاں پاکستانی عوام آسمان کی طرف دیکھ کر بڑی بے بسی کے ساتھ کسی ایسے مسیحا کی طرف دیکھ رہی ہے جو ان ظالموں سے ان کو نجات دلوائے۔میری اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان کی برکتوں ورحمتوں سے مستفیض ہونے کا سلیقہ اور توفیق عنایت فرمائے۔ثم آمین

کیا مولانا صاحبان ٹی وی ڈبیٹ کا بائیکاٹ کرینگے۔۔۔؟

عارف شجر

ان دنوں جس طرح کی چند میڈیا گروپ یلو صحافت کر رہی ہے اور براہ راست جس طرح سے اقلیتوں خصوصی طور سے مسلمانوں کو ٹارگیٹ کر رہی ہے اس سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے۔ ملک کے چند مسلمانوں کی جاہلانہ رویہ کے پس پردہ جس طرح سے ملک کے بھی مسلمانوں کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈا کر کے انہیں بدنام اور ذلیل کرنے کوشش کی جا رہی ہے وہ کافی افسوسناک ہے۔ اس سے بھی بڑی شرم کی بات تو یہ ہے کہ ملک کے چند غیر معروف مولاناؤں نے چند فرقہ پرست ٹی وی چینلوں میں بیٹھ کر خود تو اینکروں کے ذریعہ ذلیل وخوار ہو ہی رہے ہیں ساتھ ہی ساتھ ملک کے مسلمانوں کو بدنام اور ذلیل کرنے میں کوئی کثر باقی نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ مجھے کہہ لینے دیجئے کہ ڈبیٹ میں بیٹھنے والے زیادہ تر مولانا غیر معروف ہوتے ہیں حیرت کی بات تو یہ ہے کہ انہیں جس موضوع پر بحث کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے اسکا انہیں علم تک نہیں ہوتا ہے وہ ایسی بات کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جیسے کوئی بچہ بول رہا ہے جسے کوئی جانکاری نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اینکروں کو موقع مل جاتا ہے اور وہ ان پر حاوی ہو جاتے ہیں اور جو اینکروں کو نہیں بولنا چاہئے وہ ڈبیٹ میں مولاناؤں کو بول جاتے ہیں اور وہ اسکا دفع تک نہیں کر پاتے ہیں انکی خاص وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان میں جانکاری کا فقدان ہوتا ہے یا پھر اینکر کے چلانے اور گرجنے سے ڈر جاتے ہیں اینکر انہیں اپنی دلیلوں سے پوری طرح انکی آواز دبائے رکھتے ہیں اور مولانا بھی چپ رہتے ہیں چونکہ انہیں زیادہ کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے وہ بس رٹی رٹائی بات کرتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف یہی بولنے کے لئے آئے ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جو مولانا ڈبیٹ میں جاتے ہیں انہیں محض اپنی بات رکھنے کے لئے پانچ ہزار ہی ملتے ہیں اس سے زیادہ انہیں نہیں ملتے صرف پانچ ہزار کے چلتے وہ پورے مسلمانوں کے رہنما بن جاتے ہیں اور پھر ملک کے مسلمانوں کا رہبر بن کر اپنی کم علمی کا ثبوت دیتے ہیں جس سے وہ اپنی جانکاری کے فقدان میں مسلمانوں کو ذلیل وخوار کرنے کا اینکروں کو موقع فراہم کر دیتے ہیں۔ اینکر بھی موقع غنیمت سمجھ کر کبھی مسلک پر، کبھی کرونا وائرس کے نام پر اور کبھی ہندو مسلم کے نام پر آپس میں لڑا دیتے ہیں اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ موضوع سے ہٹ کر جم کر آپس میں ہی گالی گلوج غیر مہذب باتیں اور ایک دوسرے پر الزام تراشیاں چلتی رہتی ہیں مجھے حیرت اس بات کی بھی ہوتی ہے کہ جب یہ مولانا بحث کرتے ہیں وہ اپنے وقار کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ انکے نام کے پہلے مولانا جیسے مقدس الفاظ جڑے ہوئے ہیں۔ مولاناؤں سے غیر ضروری بحث کرا کر اینکر اندر ہی اندر ہنستے ہیں کیوں کہ انکا مشن کامیاب ہوتا ہوا نظر آتا ہے اتنی سی بات ان مولاناؤں کو سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ بھی سچائی ہے کہ ٹی وی ڈبیٹ میں ایسے ہی غیر معروف مولاناؤں کو لایا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے آسانی سے ملک کے بھی مسلمانوں کو بدنام کیا جا سکے۔ فرقہ پرست ٹی وی چینلوں کے ڈبیٹ میں بار بار وہی مولانا آپکو نظر آجائیں گے جسکا مطالعہ وسیع نہیں ہوتا جو اینکروں کے سوالوں کا جواب تک ٹھیک سے نہیں دے پاتے یعنی وہ خود تو ذلیل وخوار ہوتے ہی ہیں ملک کے پورے مسلمانوں کو بدنام کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ ملک میں ایسے بے شمار ذہین مولانا اور علماء بھرے پڑے ہیں جو اپنی بات پوری دلیل کے ساتھ رکھ سکتے ہیں فرقہ پرست اینکروں کی بولتی تک بند کر سکتے ہیں ان اینکروں کو سوچنے پر مجبور کر سکتے ہیں ایسے کئی مولانا اور علماء موجود ہیں جو اپنی بھرپور صلاحیت اور قابلیت سے ملک کے مسلمانوں کا سر فخر سے اونچا کر سکتے ہیں اور اینکروں کی بولتی تک بند کر سکتے ہیں، لیکن انہیں بلایا نہیں جاتا یا پھر وہ خود اس غیر مہذب ڈبیٹ میں آنا نہیں چاہتے جس کے پاس نہ کوئی ڈھنگ کا موضوع ہوتا ہے اور نہ ہی ڈھنگ کے اینکر ہی ہوتے ہیں صرف آدھے گھنٹے کے پروگرام میں چلاہٹ اور گالی گلوج ہی بھرے پڑے ہوتے ہیں صرف مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوتا اس میں شامل ہمارے ملک کے چند غیر معروف مولانا بھی ہوتے ہیں جو اینکروں کا بھرپور ساتھ دیتے ہیں۔ میری نظر دو تین ایسے ذہین شخص ہیں جو سیاسی، سماجی اور مذہبی اعتبار سے پختہ دکھائی دیتے ہیں ان میں مولانا ارشد مدنی، بیرسٹر اسد الدین اویسی، مولانا قلب جواد اور مولانا اسجد مدنی کا نام لیا جا سکتا ہے جنہوں نے اپنے خطاب اور ڈبیٹ سے مسلمانوں کا سر ہمیشہ سے اونچا رکھا انکی قابلیت کا لوہا ملک کا ہر بڑا اینکر مانتا ہے ان سے فضول بات اینکر کرتے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ فضول بات کرنے کی اینکروں کو اجازت دیتے ہیں انکی صلاحیت سے ملک کے اچھے اچھے اینکر خوف کھاتے ہیں کیوں کے وہ جس کسی بھی موضوع پر بات کرتے ہیں ان کے اندر یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ پوری دلیل کے ساتھ اپنی بات رکھتے ہیں وہ کبھی بھی اپنے موضوع سے نہیں بھٹکتے اور نہ ہی اینکروں کو بھٹکانے کا موقع دیتے وہ نہ تو خود ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور نہ ہی ملک کے مسلمانوں کو ذلیل وخوار ہونے دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فرقہ پرست میڈیا انہیں اپنے ڈبیٹ میں بلانے سے خوف کھاتی ہے یا پھر یہ لوگ ان اینکروں کی صلاحیت سے واقف ہیں اس لئے کوشش کرتے ہیں کہ وہ فرقہ پرست ٹی وی چینلوں میں نہ جائیں۔

بہر حال! جو بھی غیر معروف مولانا یا اپنے آپ کو ریسرچ بتا کر ٹی وی پر بڑے فخر سے آنے والے لوگ ہیں پہلے تو وہ اپنا مطالعہ وسیع کریں اور خدارا جب ڈبیٹ میں جائیں تو اپنے کو ملک کے مسلمانوں کا نمائندہ نہ بتائیں کیوں کہ جب آپ ایسا کہتے ہیں تو فرقہ پرست اینکروں کو موقع مل جاتا ہے اور آپ کی ہی باتوں میں غلطیاں تلاش کر کے آپکو ذلیل وخوار کرتے ہیں جس سے ملک کے تمام مسلمانوں کی رسوائی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ بھی سے گذارش ہے کہ محض پانچ ہزار کے لئے ملک کے مسلمانوں کا سودا نہ کیجئے اور نہ ہی ٹی وی میں بیٹھ کر دنیا کے سامنے مسلمانوں کو ذلیل کریئے۔ مجھے یہ بات لکھنے کی ضرورت اس لئے پڑ گئی کہ میرے پاس ملک کے کونے کونے سے فون آرہے ہیں کہ مسلمانوں کا رہبر بتانے والے غیر معروف مولاناؤں پر کچھ لکھئے اور انہیں سمجھائے کہ وہ اپنی نا اہلی سے ملک کے مسلمانوں کو کتنا ذلیل وخوار کر رہے ہیں وہ قطعی ملک کے مسلمانوں کی رہبری نہیں کرتے اور نہ ہی انکی رہبری میں کوئی مسلمان ہے۔ مجھے فون کرنے والے لوگوں نے کہا ہے کہ انہیں اس بات کا احساس دلائے کہ وہ ایسے ڈبیٹ میں نہ جائیں جہاں ملک کے مسلمانوں کا سر نیچا کرنے کے لئے سازش چلائی جا رہی ہے جہاں یہ بتایا جارہا ہے کہ کورونا وائرس ہندوستان میں مسلمانوں کے وجہ کر ہی پھیلا ہے جہاں یہ زور شور سے بتایا جارہا ہے کہ ملک کے مسلمان تھوک لگا کر سبزی فروخت کر رہے ہیں اور کورونا کو فروغ دے رہے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ اگر وہ اس طرح کے ڈبیٹ میں جائیں تو پوری تیاری کے ساتھ جائیں تاکہ مدلل جواب دے سکیں۔

بہر حال! جو بھی غیر معروف مولانا یا اپنے آپ کو ریسرچ بتا کر ٹی وی پر بڑے فخر سے آنے والے لوگ ہیں پہلے تو وہ اپنا مطالعہ وسیع کریں اور خدارا جب ڈبیٹ میں جائیں تو اپنے کو ملک کے مسلمانوں کا نمائندہ نہ بتائیں کیوں کہ جب آپ ایسا کہتے ہیں تو فرقہ پرست اینکروں کو موقع مل جاتا ہے اور آپ کی ہی باتوں میں غلطیاں تلاش کر کے آپکو ذلیل وخوار کرتے ہیں جس سے ملک کے تمام مسلمانوں کی رسوائی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ بھی سے گذارش ہے کہ محض پانچ ہزار کے لئے ملک کے مسلمانوں کا سودا نہ کیجئے اور نہ ہی ٹی وی میں بیٹھ کر دنیا کے سامنے مسلمانوں کو ذلیل کریئے

ہفتہ روزہ ’بے خوف آواز‘

دی کشمیر کی لیڈنگ نیوز ایجنسیوں کے ہاں سے دستیاب ہے۔ جن میں یہ ایجنسیاں بھی شامل ہے۔

منظور گھپکاری لالچوک سرینگر
ن نیوز ایجنسی ریگل چوک سرینگر
شاہ نیوز ایجنسی بڈشاہ چوک سرینگر
عبدل رشید غزالہ لالچوک سرینگر
شید نیوز ایجنسی ڈلگیٹ سرینگر
معراج نیوز ایجنسی ڈلگیٹ سرینگر
م رسول نیوز ایجنسی راجباغ سرینگر
گلزار نیوز ایجنسی صورہ سرینگر
شرف نیوز ایجنسی بڑھ پورہ سرینگر
نیوز ایجنسی اننت ناگ
و نیوز ایجنسی بجبہاڑہ اننت ناگ
ملک نیوز ایجنسی آرونی اننت ناگ
ن نیوز ایجنسی یاری پورہ کولگام
منظور نیوز ایجنسی پلوامہ
رے نیوز ایجنسی شوپیان
ر نیوز ایجنسی زینہ پورہ شوپیان
ل نیوز ایجنسی بارہ مولہ
یثی نیوز ایجنسی صفاپورہ
ے نیوز ایجنسی حاجن
مین لہرہ نیوز ایجنسی سوپور
ض نیوز ایجنسی پانپور
سین نیوز ایجنسی بڈگام
ل نیوز ایجنسی بڈگام
مولوی نیوز ایجنسی حیدر پورہ بڈگام

بلندشہر میں سادھوؤں کے قتل پر اتنا سناٹا کیوں ہے؟

ڈاکٹر سلیم خان

پالگھر کے معاملے میں آسمان سر پر اٹھانے والے ٹی وی چینلس نے بلندشہر میں سادھوؤں کے قتل کی صرف خبر دینے پر اکتفاء کیا۔ اس پر کسی بڑے چینل پر بحث نہیں ہوئی۔ ایک دن کے اندر یہ خبر ذرائع ابلاغ میں گدھے کے سر سے سینگ کی مانند غائب بھی ہوگئی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ اس کے برعکس پالگھر پر وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کی صفائی کے باوجود معاملہ کافی طول دیا گیا۔ وزیر داخلہ امیت شاہ کی وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے سے فون تفصیل معلوم کرنے سے بی جے پی والوں کو اشارہ مل گیا۔ اس کے بعد ہر کسی نے دامے درمے سخنے قدمے اس میں اپنا حصہ لگایا۔ کوئی اس کو مسلمانوں سے جوڑنے میں لگ گیا تو کسی نے اشتراکیوں کی حرکت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ایک زمانے میں یہ قبائلی سرخ پرچم ضرور لہراتے تھے لیکن اب تو بھگوا دستر دھارن کرچکے ہیں۔ سمبت پاترا نے سیکولر لوگوں کی خاموشی پر سوال کھڑا کیا تو ارنب اس کو سونیا کے توسط سے اٹلی تک پہنچا دیا لیکن بلندشہر کے سانحہ کے بعد ہر طرف سمشان گھاٹ کی خاموشی چھائی گئی۔ لوگ پہلے عرفان خان اور پھر رشی کپور کی تعزیت میں لگ گئے۔

ذرائع ابلاغ کے اس دوغلے پن کے باوجود جب شیکھر گپتا جیسے سینئر صحافی سے میڈیا کے تفریق و امتیاز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بڑی ڈھٹائی سے اس کا انکار کرتے ہوئے سارا الزام الٹا ناظرین کے سر منڈھ دیا۔ انہوں کہا آج کل لوگوں کی قوت برداشت کم ہوگئی ہے۔ کوئی اگر ہماری رائے سے مختلف خیال پیش کرے تو ہم اسے بکاؤ صحافی قرار دے دیتے ہیں۔ شیکھر گپتا نے اس طرح اپنی برادری کی وکالت کرتے ہوئے سارے صحافیوں کو دودھ کا دھلا ثابت کردیا ناظرین اور قارئین کو قصوروار ٹھہرا دیا۔ اس صحافی برادری کا تو بھلا نہیں ہوا مگر شیکھر گپتا کے پتلون کے نیچے چھپی خاکی نیکر ظاہر ہوگئی اور پتہ چل گیا فی الحال وہ کس خیمہ میں ہیں۔ ورنہ معمولی سے معمولی سانحہ پر ویڈیو جاری کرنے والے گپتا جی کی ارنب اور چورسیا کی بدتمیزی کو نظر انداز کرنا کس بات کی نشاندہی کرتا ہے۔ کیا اس چشم پوشی کے لیے بھی ناظرین ذمہ دار ہیں۔

بلندشہر اور پالگھر کے معاملات میں مشیت ایزدی کی کارفرمائی قابلِ توجہ ہے۔ ذرا تصور کریں کہ اگر سہارنپور کا واقعہ پہلے رونما ہوا ہوتا اور اس کے بعد پالگھر والی واردات ہوتی تو اسے بھی نظر انداز کرنا میڈیا کی مجبوری بن جاتی۔ اس صورت میں اگر کوئی اسے اچھالنے کی کوشش کرتا تو اتر پردیش کی مثال دے کر اس کو رفع دفع کردیا جاتا۔ اس طرح ذرائع ابلاغ کے اندر پایا جانے والا بغض وعناد اور کمینہ پن ظاہر نہیں ہو پاتا۔ ویسے اگر سہارنپور کا واقعہ ایک آدھ سال کے بعد وقوع پذیر ہوتا تو لوگ پالگھر کو بھول چکے ہوتے اور دونوں واقعات کا موازنہ مشکل ہوجاتا، لیکن ایسا ہوا کہ ابھی پہلے سانحہ پر میڈیا کا ننگا ناچ ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ دوسری واردات سامنے آگئی اور ہر کوئی ان دونوں کو جوڑنے پر مجبور ہوگیا۔ بلندشہر میں ۲ ماہ قبل ایک بھیڑ نے پولس انسپکٹر کو ہلاک کردیا تھا۔ آج کوئی اس کو یاد نہیں کررہا ہے لیکن سب اسے پالگھر سے جوڑ رہے ہیں۔

حسن اتفاق ہے کہ جس دن ارنب گوسوامی کو پالگھر کی تفتیش کے لیے بلایا گیا اسی دن دوسرا سانحہ منظر عام پر آگیا اور دونوں معاملات میں اس کے رویہ کا فرق کچھ اس طرح کھل کر سامنے آیا کہ یار دوستوں نے ٹوئیٹر پر یہاں تک پوچھ لیا کہ اب کون ناگپور میں خبر دے کر شاباشی لے رہا ہے؟ ذرائع ابلاغ کے اس جانبدارانہ رویہ کو نظام جمہوریت کے تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ اول روز ہی لامذہبی (سیکولر) جمہوریت خدا اور وحی کا انکار کرکے مادر پدر آزاد ہوگئی۔ اس نے بڑی چالاکی سے عوام کو مقتدر اعلیٰ قرار دے کر اس پر حکمراں منتخب کرنے کی ذمہ داری ڈالی۔ عوام نے خوش ہوکر اپنے نمائندے منتخب کردیئے، لیکن اس کے بعد آئندہ انتخاب تک وہ اپنے سارے اختیارات کو منتقل کرکے پہلے کی طرح بے بس ہوگئے۔

جمہوری نظام میں سرکار کی من مانی کو روکنے کے لیے حزب اقتدار کے بالمقابل حزب اختلاف کو چیک اینڈ بیلنس کی خاطر آئینی حیثیت دی گئی۔ حزب اختلاف کے پاس چونکہ کوئی انتظامی ذمہ داری نہیں ہوتی اس لیے وہ عوام کے دکھ درد سنتی ہے اور عیش و مستی میں ڈوب کر استحصال کرنے والی سرکار کو اس کے وعدے یاد دلاتی ہے۔ اس طرح عوام کے غم وغصے کا فائدہ اٹھا کر آئندہ انتخاب میں کامیابی کی سعی بھی کرتی۔ اس میں کبھی تو اسے ناکامی ہوتی ہے اور کبھی وہ کامیاب بھی ہوجاتی ہے۔ نئی سرکار کے بنتے ہی نیا حزب اختلاف وجود میں آجاتا ہے جو عوام کی ہمدردیاں بٹورنے اور پھر سے اقتدار حاصل کرنے میں جٹ جاتا ہے۔ اس طرح اقتدار حکمرانوں کے دو طبقات میں گردش کرتا رہتا ہے اور عوام اس کی چکی میں پستے رہتے ہیں۔ عام آدمی کے پاس ہر پانچ سال بعد اپنی تائید یا غم وغصے کا اظہار کرنے کے علاوہ کوئی تیسرا متبادل نہیں ہوتا۔

نظام جمہوریت کے اندر عوام، حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے مثلث میں ذرائع ابلاغ کا اضافہ کرکے اسے چوتھے ستون قرار دیا گیا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ سرکاری میڈیا تو خیر سرکاری ہے لیکن نجی چینلس کا انحصار عوام کی تائید پر ہوتا ہے۔ بازار کا اصول یہ کہ جس چینل کے پاس جتنے زیادہ ناظرین ہوتے ہیں اس کے اشتہارات کی نہ صرف شرح زیادہ ہوتی بلکہ اس کے پاس مشتہر بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے عام لوگوں کے مسائل کو پیش کرکے ان کی حمایت حاصل کرنا میڈیا کی مجبوری اور تجارتی ضرورت ہوتی ہے۔ عام حالات میں ہر چینل عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاہتا ہے۔ اس طرح حزب اختلاف اور ذرائع ابلاغ کے مقاصد ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہوجاتے ہیں۔

اس عام صورتحال کے برعکس ہندوستان میں خاص حالات بن گئے ہیں۔ نجی چینلس کا انحصار فی الحال حکومت پر بہت زیادہ بڑھ گیا اور مستقبل قریب کی مندی میں اور بھی زیادہ بڑھ جائے گا۔ بی جے پی کے پاس بہت زیادہ چندہ جمع ہے اور ویسے بھی سرکار سب سے زیادہ اشتہار دیتی ہے اس لیے میڈیا کا ایک بڑا طبقہ گوں ناگوں وجوہات کی بنا پر عوام کے بجائے حکومت کا وفادار بن گیا ہے۔ ذرائع ابلاغ عوام کے مسائل و بے چینی کو پیش کرنے کے بجائے انہیں بہلانے پھسلانے میں مصروف رہتا ہے۔ اس نے مختلف جائز و ناجائز طریقوں سے لوگوں کی توجہ سرکاری ناکامیوں سے ہٹانے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وطن عزیز میں جمہوری نظام کا یہ چوتھا ستون دوسرے یعنی حکومت کا ہمنوا بن گیا ہے۔ اس کا ہدف تیسرے ستون یعنی حزب اختلاف سے پہلے ستون عوام کو برگشتہ کرنا ہوکر رہ گیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس نازک صورتحال سے کیسے نکلا جائے؟ اس بیماری کے مستقل علاج کرنے کے لیے فتنے کو جڑ سے اکھاڑنا ہوگا۔ سب سے پہلے عوام کی اس غلط فہمی کو دور کرنا پڑے گا کہ مقتدر اعلیٰ ہے۔ اس فاسد نظریہ کے سحر سے نکلے بغیر انسانوں کو ان سے رب اور اس کے ضابطۂ حیات سے جوڑنا ممکن نہیں ہے۔ عوام کو یہ بات سمجھانا ہوگا کہ مقتدر اعلیٰ تو صرف اور صرف خدائے واحد کی ذات والاصفات ہے۔ عوام، حزب اقتدار، حزب اختلاف اور ذرائع ابلاغ سب کو اس کی مرضی کا تابع ہونا چاہیے۔ اس کے بغیر حقیقی معنی میں مساوات قائم نہیں ہوسکتی۔ خدائے بزرگ و برتر کے آگے جوابدہی کا یقین ہی اس استحصال کے کھیل کو روک سکتا ہے۔ اس کے بغیر عوام الناس موجودہ جابرانہ سیاسی نظام سے چھٹکارہ نہیں حاصل کرسکتے۔ اس نظام کے تحت عوام کو مطلق العنان ہونے کا فریب دے کر ان کے نمائندے اپنی من مانی کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر علامہ اقبال کے اس شعر کے حقیقی مفہوم و سمجھنا اور سمجھانا پڑے گا کہ

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے ایک وہی باقی بتانِ آزری

اب سوال یہ ہے کہ اس نازک صورتحال سے کیسے نکلا جائے؟ اس بیماری کے مستقل علاج کرنے کے لیے فتنے کو جڑ سے اکھاڑنا ہوگا۔ سب سے پہلے عوام کی اس غلط فہمی کو دور کرنا پڑے گا کہ مقتدر اعلیٰ ہے۔ اس فاسد نظریہ کے سحر سے نکلے بغیر انسانوں کو ان سے رب اور اس کے ضابطۂ حیات سے جوڑنا ممکن نہیں ہے۔ عوام کو یہ بات سمجھانا ہوگا کہ مقتدر اعلیٰ تو صرف اور صرف خدائے واحد کی ذات والاصفات ہے۔ عوام، حزب اقتدار، حزب اختلاف اور ذرائع ابلاغ سب کو اس کی مرضی کا تابع ہونا چاہیے۔ اس کے بغیر حقیقی معنی میں مساوات قائم نہیں ہوسکتی۔ خدائے بزرگ و برتر کے آگے جوابدہی کا یقین ہی اس استحصال کے کھیل کو روک سکتا ہے۔ اس کے بغیر عوام الناس موجودہ جابرانہ سیاسی نظام سے چھٹکارہ نہیں حاصل کرسکتے۔ اس نظام کے تحت عوام کو مطلق العنان ہونے کا فریب دے کر ان کے نمائندے اپنی من مانی کر رہے ہیں

فتح مکہ: عفو درگزر کے ذریں اوراق سے مزین باب

دوراہا۔۔۔محمد عنصر عثمانی

10 رمضان المبارک 8 ہجری اسلامی تاریخ کا سنہرا باب ہے۔ آج کی تاریخ میں مکہ کی سرزمین سیرت مقدسہ کی آب و تاب سے چمک اٹھی تھی۔ آج کے دن سے آٹھ سال پہلے اسی سرزمین سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن سے اپنے رفیق غار کے ساتھ رات کے اندھیرے میں مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وطن عزیز کو خیرباد کہہ دیا تھا اور مکہ سے نکلتے وقت خدا کے مقدس گھر خانہ کعبہ پر ایک حسرت بھری نگاہ ڈال کر یہ فرماتے ہوئے مدینہ روانہ ہوئے تھے کہ: "اے مکہ! خدا کی قسم! تو میری نگاہ محبت میں تمام دنیا کے شہروں سے زیادہ پیارا ہے، اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ہرگز تجھے نہ چھوڑتا۔ لیکن آٹھ سال بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار صحابہ کرام کا ایک عظیم لشکر لے کر انتہائی مسرت کے ساتھ عظیم فاتح کے طور پر نبوی شان و شوکت کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور کعبۃ اللہ کو اپنے سجدوں کے جمال و جلال سے مقدس گھر کی عظمت کو سرفراز فرمایا۔

معاہدہ صلح حدیبیہ میں یہ بات محرر لکھ چکے تھے کہ آئندہ دس برس تک فریقین کے درمیان جنگ نہ ہوگی، پھر کون سا ایسا سبب تھا کہ جس کی وجہ سے صلح نامہ کے فقط دو سال بعد تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ کے سامنے ہتھیار اٹھانے کی ضرورت پیش آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم لشکر کے ساتھ فاتحانہ حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا سبب کفار مکہ کی "عہد شکنی" اور حدیبیہ کے صلح نامہ سے غداری تھی۔ باوجود ابوسفیان کی کوششوں کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حلیفوں پر ہونے والے مظالم کے بعد ان کا مکمل ساتھ دیا اور ان کو مشکل کی اس گھڑی میں تنہا نہیں چھوڑا۔ قبیلہ بنی خزاعہ جو صلح حدیبیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حمایتی تھا، ایک عرصہ سے بنی بکر سے جنگ کی حالت میں تھا۔ اسی طرح ایک مدت سے کفار قریش اور دوسرے قبائل عرب کے کفار مسلمانوں سے جنگ کرنے میں اپنا سارا زور صرف کر رہے تھے۔ لیکن صلح حدیبیہ کی بدولت جب مسلمانوں کی جنگ سے کفار قریش اور دوسرے قبائل کفار کو اطمینان ملا تو قبیلہ بنی بکر نے قبیلہ بنی خزاعہ سے اپنی پرانی عداوت کا انتقام لینا چاہا اور اپنے حلیف کفار قریش سے مل کر بالکل اچانک طور پر قبیلہ بنی خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں کفار قریش کے تمام رؤسا یعنی عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن امیہ و سہیل بن عمرو وغیرہ بڑے بڑے سرداروں نے علانیہ بنی خزاعہ کو قتل کیا، جو کہ بنی خزاعہ سے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں سے کیے جانے والے عہد نامے کی کھلی خلاف ورزی تھی۔

بے چارے بنی خزاعہ اس خوفناک ظالمانہ حملہ کی تاب نہ لا سکے اور اپنی جان بچانے کے لئے حرم کعبہ میں پناہ لینے کے لئے بھاگے، بنی بکر کے ظالم جنگجوؤں نے حرم میں تلوار چلانے سے ہاتھ روکا اور نہ حرم الٰہی کا احترام کیا، اس حملے میں بنی بکر کا سردار "نوفل" اس قدر جوش انتقام میں آپے سے باہر ہو چکا تھا کہ وہ حرم میں بھی بنی خزاعہ کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کرتا رہا اور چلا چلا کر اپنی قوم کو للکارتا رہا کہ پھر یہ موقع کبھی ہاتھ نہیں آ سکتا، چنانچہ ان درندہ صفت خونخوار انسانوں نے حرم الٰہی کے احترام کو بھی خاک میں ملا دیا اور حرم کعبہ کی حدود میں نہایت ہی ظالمانہ طور پر بنی خزاعہ کا خون بہایا اور کفار قریش نے بھی اس قتل و غارت اور کشت و خون میں خوب خوب حصہ لیا۔ اس حملے میں بنی خزاعہ کے 23 آدمی قتل ہوئے اور قریش کا اس حملے میں عملی طور پر حصہ لینا اور بنی خزاعہ کے آدمیوں کو قتل کرنا ثابت کرتا ہے کہ انہوں نے معاہدہ حدیبیہ کو توڑ ڈالا تھا۔ گویا یہ حملہ قبیلہ بنی خزاعہ پر نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدد کے لیے قبیلہ بنی خزاعہ کے لوگ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سامان باندھنے کی تلقین فرمائی۔ مدینہ میں جنگ کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ پاک سے اس جنگ کی پوشیدگی کی دعا بھی فرمائی کہ کسی طور مسلمانوں کے مکہ پر چڑھائی کی خبر کفار قریش تک نہ پہنچ جائے۔ اس حوالے سے صحابہ کو ہمہ وقت مستعد رکھا گیا تھا کہ کوئی جاسوسی کرنے کی کوشش نہ کرے۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک معزز صحابی تھے، انہوں نے قریش کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں، لہٰذا تم لوگ ہوشیار ہو جاؤ، اس خط کو انہوں نے ایک عورت کے ذریعہ مکہ بھیجنے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس خط کا بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی و حضرت زبیر و حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فوراً اس عورت کے پیچھے روانہ کیا تاکہ اس سے جاسوسی خط برآمد کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ اے حاطب! یہ تم نے کیا کیا؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیں نہ میں نے اپنا دین بدلا ہے نہ مرتد ہوا ہوں، میرے اس خط کے لکھنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مکہ میں میرے بیوی بچے ہیں اور مکہ میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے جو میرے بیوی بچوں کی خبر گیری و نگہداشت کرے، میرے سوا دوسرے تمام مہاجرین کے عزیز و اقارب مکہ میں موجود ہیں جو ان کے اہل و عیال کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں، اس لئے میں نے یہ خط لکھ کر قریش پر احسان رکھ دیا تاکہ میں ان کی ہمدردی حاصل کر لوں اور وہ میرے اہل و عیال کے ساتھ کوئی برا سلوک نہ کریں۔

حضرت حاطب نے روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کافروں کو شکست دے گا اور میرے اس خط سے کفار کو ہرگز ہرگز کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر ان کے عذر کو قبول فرمایا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خط کو دیکھ کر اس قدر طیش میں آگئے کہ آپے سے باہر ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی غیظ و غضب میں بھر گئے لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین رحمت پر اک ذرا شکن بھی نہیں آئی اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! کیا تمہیں خبر نہیں کہ حاطب اہل بدر میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو مخاطب کر کے فرما دیا ہے کہ: "تم جو چاہو کرو تم سے کوئی مواخذہ نہیں"۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نم ہو گئیں اور وہ یہ کہہ کر بالکل خاموش ہو گئے کہ: "اللہ اور اس کے رسول کو ہم سب سے زیادہ علم ہے"۔ اسی موقع پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ: "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کافروں کو دوست نہ بناؤ"۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ

بے چارے بنی خزاعہ اس خوفناک ظالمانہ حملہ کی تاب نہ لا سکے اور اپنی جان بچانے کے لئے حرم کعبہ میں پناہ لینے کے لئے بھاگے، بنی بکر کے ظالم جنگجوؤں نے حرم میں تلوار چلانے سے ہاتھ روکا اور نہ حرم الٰہی کا احترام کیا، اس حملے میں بنی بکر کا سردار "نوفل" اس قدر جوش انتقام میں آپے سے باہر ہو چکا تھا کہ وہ حرم میں بھی بنی خزاعہ کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کرتا رہا اور چلا چلا کر اپنی قوم کو للکارتا رہا کہ پھر یہ موقع کبھی ہاتھ نہیں آ سکتا، چنانچہ ان درندہ صفت خونخوار انسانوں نے حرم الٰہی کے احترام کو بھی خاک میں ملا دیا اور حرم کعبہ کی حدود میں نہایت ہی ظالمانہ طور پر بنی خزاعہ کا خون بہایا اور کفار قریش نے بھی اس قتل و غارت اور کشت و خون میں خوب خوب حصہ لیا۔ اس حملے میں بنی خزاعہ کے 23 آدمی قتل ہوئے اور قریش کا اس حملے میں عملی طور پر حصہ لینا اور بنی خزاعہ کے آدمیوں کو قتل کرنا ثابت کرتا ہے کہ انہوں نے معاہدہ حدیبیہ کو توڑ ڈالا تھا۔ گویا یہ حملہ قبیلہ بنی خزاعہ پر نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدد کے لیے قبیلہ بنی خزاعہ کے لوگ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سامان باندھنے کی تلقین فرمائی۔ مدینہ میں جنگ کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔

ضلع سرینگر میں 20 مئی تک بندشیں عائد رہے گی: ڈپٹی کمشنر

ریڈ زونوں میں بندشیں مزید سخت، خلاف ورزی کرنے والوں کیخلاف کاروائی ہوگی

سرینگر/

ضلع سرینگر میں 20 مئی تک مکمل طور پر بندشیں عائد رہے گی کی بات کرتے ہوئے ضلع ترقیاتی کمشنر سرینگر ڈاکٹر شاہد اقبال چودھری نے کہا ہے کہ وبائی بیماری کے روکتھام کیلئے ریڈ زون کے تحت آنے والے علاقوں میں بندشوں میں مزید سختی کی جائے گی۔ تفصیلات کے مطابق وادی کشمیر میں کورنا وائرس کے کیسوں میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ کے بیچ ضلع ترقیاتی کمشنر سرینگر شاہد اقبال چودھری نے واضح کر دیا ہے کہ سرینگر ضلع میں 20 مئی تک بندشوں کا اطلاق رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع سرینگر میں عوام کے نقل وحمل کے ساتھ ساتھ تجارتی و دیگر سرگرمیوں پر مکمل طور پر پابندی عائد رہے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وبائی بیماری کے پیش نظر سرینگر کے ان علاقوں جن کو ریڈ زون میں رکھا گیا ہے میں بندشیں مزید سخت کی گئی ہے اور ان بندشوں کا نفاذ تب تک جاری رہے گا جب تک ان کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ضروری نقل وحمل کو خصوصی اجازت ناموں پر ہی چلنے کی اجازت ہوگئی جبکہ افسران کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ اجازت ناموں کا غلط استعمال نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ریڈ زون علاقوں میں بندشیں مزید سخت کر دی گئی ہے جبکہ ان علاقوں میں ضروری ساز وسامان پہنچانے کیلئے تمام تیاریاں کی گئی ہے اور لوگوں کو کسی بھی قسم کے مشکلات کا سامنا نہیں کرنے دیا جائے گا۔ انہوں نے واضح کر دیا کہ سرکاری احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ قانون کے مطابق سختی سے نمٹا جائے گا اور کسی کو بھی سرکاری احکامات کی خلاف ورزی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

بھارت: پانچ برس میں صحافیوں پر 198 حملے، 40 صحافی ہلاک ہوئے

نئی دہلی/// جمہوریت کا چوتھا ستون کہلانے والے صحافت کے شعبے سے وابستہ افراد پر 2014 سے 2019 کے درمیان 198 سنگین حملے ہوئے۔ صرف رواں سال میں ان حملوں کی تعداد 36 رہی جب کہ شہریت ترمیمی قانون کے خلاف جاری مظاہروں کی رپورٹنگ کے دوران صحافیوں پر اب تک چھ حملے ہو چکے ہیں۔ ساوتھ ایشین وائر کے مطابق صحافیوں پر ہونے والے حملوں کے لیے سرکاری ایجنسیوں، سیاسی جماعتوں سے وابستہ افراد، مذہبی جماعتوں سے عقیدت رکھنے والوں، طلبہ گروپوں، جرائم پیشہ گروہوں اور مقامی مافیا کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ جنوبی ایشیائی ممالک میں میڈیا کو سب سے زیادہ آزادی بھوٹان میں حاصل ہے اور اس برس کے پریس فریڈم انڈکس میں بھوٹان 94 ویں نمبر پر رہا ہے۔ گزشتہ برس کے انڈکس میں بھوٹان 84 ویں نمبر پر تھا۔ کسی واقعہ کی رپورٹنگ کے دوران بھی صحافیوں پر حملے کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ صحافی کئی مرتبہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث مافیا یا مجرمانہ امیج والے رہنماں کے نشانے پر بھی آجاتے ہیں۔ کئی طرح کے مافیا صحافیوں پر حملے کررہے ہیں۔ مثلاً ریت مافیا، غیر قانونی کاروبار کرنے والے مافیا وغیرہ۔ کئی مرتبہ تاجر بھی اپنی بدعنوانی کے خلاف ہونے والی رپورٹنگ سے ناراض ہو کر صحافی پر حملہ کرادیتے ہیں۔ پچھلے پانچ برسوں کے دوران جن 40 صحافیوں کو ہلاک کیا گیا، ان میں 21 کے سلسلے میں اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے کہ انہیں ان کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کی وجہ سے ہلاک کیا گیا۔ بعض اوقات صحافی اپنے اوپر ہونے والے حملوں کی رپورٹ پولیس میں درج کرانے سے گھبراتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ جس میڈیا ادارے سے وابستہ ہوتے ہیں، وہ ادارہ ان کی قانونی مدد کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ شہریت ترمیمی قانون کے خلاف جاری مظاہروں کی رپورٹنگ کے دوران بھی متعدد صحافیوں کو زیادتیوں کا شکار ہونا پڑا۔ ساوتھ ایشین وائر کے مطابق 20 دسمبر کو کرناٹک میں مظاہروں کی رپورٹنگ کے لیے کیرالا سے آئے ساتھ ٹی وی جرنلسٹوں کو پولیس نے سات گھنٹے تک حراست میں رکھا۔ ان صحافیوں کا کہنا ہے کہ ان کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کیا گیا۔ کیرالا کے وزیر اعلی کی مداخلت کے بعد ہی ان صحافیوں کو رہائی مل سکی تھی۔ اسی طرح لکھنو میں مظاہروں کے دوران صحافی عمر رشید کو دو گھنٹے تک تھانے میں رکھا گیا اور ان سے غیر ضروری سوالات پوچھے گئے۔ صحافیوں کی تنظیم ایڈیٹرز گلڈ آف انڈیا نے صحافیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتی کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کے اقدامات جمہوریت کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہیں۔ ساوتھ ایشین وائر کے مطابق صحافیوں کی بین الاقوامی تنظیم رپورٹرز ود آٹ بارڈرز کا کہنا ہے کہ بھارت میں صحافیوں کی حالت بہت اچھی نہیں ہے۔ دنیا میں پریس کی آزادی کے انڈکس میں سن 2019 میں بھارت 180 ملکوں میں 140 ویں نمبر رتھا

مڈغاسکر میں تمام صحافی ہوں گے جیل سے رہا

اینٹا نانیریو، مشرقی افریقی ملک مڈغاسکر کے صدر اینڈری راجولینا نے ملک کی مختلف جیلوں میں مقید تمام صحافیوں کو رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ صدر نے یہ فیصلہ عالمی یوم آزادی صحافت کے موقع پر لیا ہے۔ مسٹر راجولینا نے ٹویٹ کر کے یہ معلومات فراہم کی۔ انہوں نے ٹویٹر پر لکھا" عالمی یوم آزادی صحافت کے موقع پر میں مڈغاسکر کی مختلف جیلوں میں مقید تمام صحافیوں کو رہا کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ فیک نیوز کے خلاف جنگ میں وقت پر صحیح معلومات ملنا بہت ہی اہم ہے۔ ایمانداری کے ساتھ کی گئی منصفانہ صحافت ہی درست اور بروقت معلومات موصول ہو اس حق کو یقینی بناتی ہے۔

اننت ناگ ہسپتال میں دو حاملہ خواتین کی موت:

عدالت کی جانب سے پولیس کو تحقیقات کے احکامات صادر

،15 دنوں میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت جاری۔

سرینگر/ جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ کے ہسپتال میں دو حاملہ خواتین کی ہلاکت کے بعد عدالت نے پولیس کو ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کر کے مکمل تفصیلات جمع کرے، اس سے قبل اننت ناگ میں گزشتہ روز لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے اننت ناگ کے ہسپتالوں میں تعینات محکمہ طب پر مجرمانہ لاپرواہی کا الزام عائد کرتے ہوئے ان کے خلاف سخت سے سخت کاروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ اننت ناگ کے ایک ہسپتال میں دو حاملہ خاتون کی ہلاکت کے بعد گذشتہ روز اس ضلع میں لوگ سڑکوں پر آئے اور انہوں نے محکمہ طب پر مجرمانہ لاپرواہی کا الزام عائد کرتے ہوئے ان کے خلاف زوردار نعرے لگائے تھے۔ اگر چہ انتظامیہ نے اس مجرمانہ غفلت برتنے پر ایک ڈاکٹر اور دو ہیلتھ ملازمین جنہوں نے اس حاملہ خاتون کو ہسپتال میں رجسٹر کیا تھا کو معطلی کے احکامات صادر کر دئے، تاہم ایک روز بعد پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے ضلع میں ہونے والی ان دونوں اموات کی تحقیقات کرنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ پرنسپل ڈسٹرکٹ جج اننت ناگ نے ایس ایس پی اننت ناگ کو ان ہلاکتوں کی تحقیقات اور انکوائری کی ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایس ایس پی اننت ناگ یا تو اس کیس کی خود انکوائری کریں گے یا کسی اور آفسر کے ذریعہ جو کہ ایس پی گریڈ کا ہونا چاہئے نمایندے کے مطابق انکوائری کا اختتام پندرہ دن کی مدت میں کیا جائے گا اور اگر انکوائری کی رپورٹ میں معلوم ہوا ہے کہ طبی غفلت کا معاملہ ہے تو ان اموات کے ذمہ داروں کو قانون کے کٹھرے میں کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل عدالت نے کہا ہیکہ یہ ایک ویڈیو کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ حاملہ خاتون کو کس طرح ایک چارپائی پر رکھکر ہسپتال سے ایمبولینس گاڑی کے بغیر رخصت کیا گیا ہے، عدالت کا یہ بھی کہنا تھا کہ معاملے کی مکمل تحقیقاتی رپورٹ سامنے آنی چاہیے تا کہ ملوثین کو سزا مل سکے۔ یہ واحد معاملہ نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی حاملہ خاتون اپنے بچے کو بچانے کے لئے ہسپتال آئی تھیں تاہم مکمل طبی سہولیات نہ ملنے کے نتیجے میں وہ اپنے بچوں کے ساتھ ہی ہسپتال میں دم توڑ گئیں۔ (کے این ٹی)

محکمہ امور صارفین و عوامی تقسیم کاری ضلع شوپیان

عوام سے اپیل

مضر صحت و زائد المعیاد اشیاء خریدنے سے احتراز کریں۔

ئی بھی اشیاء خریدنے سے پہلے لیبل کو اچھی طرح سے جانچ لیں۔

رفین اشیاء خریدتے وقت مقرر کردہ قیمت جو کہ لیبل پر ہو کا خاص خیال رکھیں۔

رف اشیاء اور خدمات کے بارے میں واقفیت رہبری حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔

محکمہ ہذا نے ہر ایک سرکل میں تحصیل سپلائیز آفیسر TSO تعینات کیا ہوا ہے۔

کر کسی بھی صارف کو کوئی شکایت ہو تو ان سے رابطہ کریں۔

محکمہ کے ساتھ تعاون کریں

ریاض احمد ملک

سسٹنٹ ڈائریکٹر امور صارفین و عوامی تقسیم کاری ضلع شوپیان

KVK Baramulla Supports Farming Community during COVID-19 Lock down period

Baramulla,

As part of the efforts to help the Farmers during the lockdown period, the Krishi Vigyan Kendra Baramulla working under ICAR central Institute of Temperate Horticulture supports farming community of the district through Agro-advisory services, providing Quality seed, planting material, waste decomposer and face masks.As per an official Press Release, KVK is disseminating agro advisories related to crop management, nursery raising, general government advisories related to COVID-19 and agricultural operations through DD Kisan, WhatsApp groups and SMS services. More than 1000 farmers have been benefited through these advisory services. The KVK is also motivating the farmers and rural youths to download the AROGYA Setu app to keep safe the public from COVID-19 and immunity boosting.During the lock down period the KVK has provided quality planting material of apple, Walnut, Peach, Plum, Cherry etc. and seed of paddy to 200 farmers at their door step for front line demonstrations in 32 villages of Kunzer, Tanmarg, Wagoora, Pattan Sangrama, Sopore, Zaingeer and Boniyar blocks of Baramulla district says. The KVK has also motivated the farmers to wear the mask and guided the fsarm women to prepare the mask at home.The KVK is also providing Waste decomposer bottles free of cost to increase the productivity and lower the demand of external agricultural inputs to in increase the income.

....

Kulgam police arrests two drugs peddler, psychotropic substance recovered

Kulgam : Police in its recent action against drug dealings in Kulgam arrested two drug peddlers and recovered psychotropic substance from their possession.Police Officers from PS Yaripora intercepted an individual identified as Mudasir Ahmad Wani resident of Matibugh Yaripora and recovered 29 bottles of Codeine from his possession. He has been arrested and shifted to Police Station Yaripora where he remains in custody.Case FIR No. 50/2020 under relevant sections of law has been registered and investigation taken up.Similarly, police Officers from PS Devsar intercepted a person identified as Shahzad Ahmad Padder resident of Malwan and recovered contraband substance from his possession. He has been arrested and shifted to Police Station Devsar where he remains in custody.Case FIR No. 40/2020 under relevant sections of law has been registered and investigation into the matter has been initiated.Community members are requested to come forward with any information regarding drug peddlers in their neighbourhood. Persons found indulging in drug peddling will be dealt as per lawOur consistent actions against drug peddlers should reassure the community members that we are making efforts to keep our society free from the scourge of drug menace.

LMD market checking squads recover 1.51 lakh fine from 141 erring traders

SRINAGAR,: The market checking squads of Legal Metrology Department conducted 1176 inspections of traders dealing with Kiryana, vegetables, fruits, masks, santizers, milk, milk products, L. P. G and other essential commodities in different parts of Kashmir Province.The departmental squads booked 146 erring traders for overcharging on Santizers Masks less Weighment of purchased Vegetables, fruits, milk, milk products, non supply of L. P. G delivery after its booking and non transfer of L. P. G subsidy in the accounts of consumers.Detecting violations, the departmental Squads imposed a fine of Rs. 1.51 lakh on spot against the erring traders under Legal Metrology Act, 2009 and Packaged Commodity Rules, 2011.An amount of 0.72 lakh has been recovered for various violations during of sale of Masks and Sanitizers.Pertinently, the grievances cell of the department received 52 complaints from general public through SMS, e-mail and disposed off 49 as per the aspirations of.

Destruction of Poppy at Wachi, Melhoora and Aglar chirat in Zainapora

SHOPIAN, On the directions of Deputy Commissioner, Shopian Chaudhry Mohammad Yaseen and under the supervision of SDM Zainapora Dr Syed Altaf Hussain Musvi and Tehsildar Zainapora Fida Mohmmad Bhat

along with a team of Officers destroyed 20 kanals of poppy land at Wachi ,Melhoora and Aglar chirat.The SDM warned the cultivators against the cultivation of poppy and directed the Tehsildar Zainapora and other field functionaries to keep vigil on the poppy cultivation and take stern action, under the relevant laws against those found involved in the poppy cultivation.Meanwhile the local resdents of the area hailed the action taken by Zainapora administration

BoG recommends 50 additional PG seats for GMCs and SKIMS

Srinagar,): In a significant development, the Board of Governors, formed in suppression of Medical Council of India, has recommended

to the Union Ministry of Health and Family Welfare to increase 50 seats in PG courses in Government Medical Colleges and SKIMS Soura in J&K under the Economically Weaker Section (EWS) quota for 2020-21.The BOG has proposed to increase 25 seats in GMC Jammu, 19 in GMC Srinagar and six in SKIMS Soura. According to communique, the total number of seats to be required for implementation of 10 percent EWS quota in Jammu and Kashmir is 76.Of which, 17 have been granted under section 10A and 50 to be granted under EWS quota. The move comes after Jammu & Kashmir government submitted a proposal for increasing seat intake capacity in PG courses in GMCs and SKIMS, Soura.The MCI sought the proposal from J&K government after observing that the seats increased under 10A and /or after conversion of diplomas to degree for the annual year 2020-21 was less than the number of seats needed to be enhanced for implementing EWS quota—(KNO)

رمضان المبارک، کم خوراکی اور شفا

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ جہاں اس ماہ میں عامۃ المسلمین عبادات اور صدقات وخیرات کی کثرت کرتے ہیں، وہیں ہمارے معاشرے میں عمومی طور پر بسیار خوری اس کا ایک لازمی جزو بن کر رہ گئی ہے۔ بجائے اس کے کہ روزہ رکھ کر انواع واقسام کے کھانوں سے ایک ماہ پرہیز کیا جائے اور سادہ بود وباش کی عادت ڈالی جائے، الٹا افطار پارٹیوں کے نام پر متعدد کھانے بنا کر بے جا اسراف کیا جاتا ہے اور عام گھروں میں بھی بے شمار چیزیں روزانہ کے حساب سے بنتی ہیں۔ اس کا ایک سادہ سا حساب یوں لگالیں کہ بظاہر روزہ ہونے کی وجہ سے ایک وقت یعنی دوپہر کا کھانا نہیں پکتا، لیکن عملاً ہر گھرانے کے اخراجات اس ماہ میں دو سے تین گنا ہو جاتے ہیں اور یہ صرف اور صرف کھانے پینے کے حوالے سے اعداد وشمار ہیں۔

ان سے جہاں روحانی طور پر تزکیہ نفس کی طرف کما حقہ توجہ نہ دے سکنا، اور فالتو اخراجات بلکہ اسراف جیسے نقصانات ہوتے ہیں، وہیں جسمانی طور پر ایک اہم ترین نقصان صحت کی خرابی کا ہوتا ہے جس کی طرف عمومی طور پر لوگوں کی توجہ نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی اس کو سنجیدگی سے لیتا ہے۔

طبی تحقیق اور تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ اچھی صحت اور لمبی عمر کے حصول میں چار عوامل بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان میں متوازن غذا، متناسب وزن اور جسمانی ساخت، باقاعدگی کے ساتھ ورزش اور تمباکو نوشی سے اجتناب شامل ہیں۔ یہ بات بھی تحقیق سے ثابت شدہ ہے کہ کم خوارکی اور بالخصوص کئی گھنٹوں تک کوئی خوراک نہ لینے کا دورانیہ انسانی بدن کے اعضا organsاور ان کے افعال functions کو بہتر بناتا ہے اور بہت سی بیماریوں مثلاً شوگر یا ذیابیطس، کولیسٹرول، بلڈ پریشر، کینسر، جوڑوں کے درد اور بیماریاں، اور دل کے عوارض سے بچاتا ہے اور ان کے خلاف جسم میں قوت مدافعت پیدا کرتا ہے۔

قدرتی طور پر ہم مسلمانوں کو رمضان المبارک ایک انعام کی صورت میں میسر ہے۔ اگر ہم پورے سال میں صرف یہ ایک ماہ ہی روزہ کی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کم خوراکی کے ساتھ اچھے طریقے سے گزار لیں تو اس سے بڑی حد تک مطلوبہ طبی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے رمضان المبارک کے دوران HEAL-Ramadan کے نام سے ایک معلوماتی اور تحقیقی پروگرام کا آغاز کیا جا رہا ہے جس میں اندازاً تین سے ساڑھے تین لاکھ لوگوں کو شامل کیا جائے گا۔

اس پروگرام کے ذریعے لوگوں کو نہ صرف روزہ رکھنے کے دینی اور روحانی پہلوؤں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی بلکہ روزے کی وجہ سے کم خوراکی اور اس سے حاصل ہونے والے مطلوبہ طبی فوائد سے بھی آگاہ کیا جائے گا۔ اس پروگرام میں حصہ لینے والوں کو بذریعہ SMS اور پیغام رسانی کے دوسرے ذرائع سے رمضان المبارک میں اپنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے سائنسی اور طبی مشورے بھی فراہم کیے جائیں گے۔

معلوماتی پیغامات کا مقصد پروگرام کے شرکاء کو مسلسل یاددہانی کے ساتھ ساتھ معلوماتی پیغامات کے ذریعے طبی نقطہ نگاہ سے مناسب خوراک اور دیگر عوامل کے متعلق آگاہی دینا ہے۔ جو احباب اس پروگرام میں شریک ہونا چاہیں وہ کالم کے آخر میں دیے گئے لنک link پر کلک click کر کے چند معلومات فراہم کر کے اس میں رجسٹر ہو سکتے ہیں اور اس پروگرام کا حصہ بن سکتے ہیں۔

تمام دنیا میں موجود مذاہب میں روزہ یا کم خوراکی یا کسی بھی صورت میں fasting کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے، اور ہمارے مذہب اسلام میں تو روزہ اسلام کے بنیادی / اساسی ارکان میں شامل ہے۔ Fasting یا روزہ یا کم خوراکی کے متعلق کئی عشروں سے طبی تحقیق جاری ہے، لیکن موجودہ چند سالوں میں جبکہ سائنس بظاہر اپنی ترقی کے عروج پر جاتی نظر آتی ہے، اس موضوع پر خاطر خواہ کام ہوا ہے۔

بنیادی بات جو اب تک تحقیق سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے یا دوسری صورت میں خوراک کی مقدار اور اس کے اوقات کو محدود کرنے سے بہت سارے طبی فوائد کا حصول ممکن ہے۔ میڈیکل سائنس میں اس کے لیے intermittent fasting اور time restriced fasting کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔

intermittent fasting سے مراد یہ ہے کہ ہفتے میں ایک دو دن خوراک انتہائی کم کر دی جائے، مثلاً اگر آپ معمول میں روزانہ دو یا تین مرتبہ کھانا کھاتے ہیں تو اب ایک دفعہ کھائیں، یا ایسا ہفتے میں دو یا تین دن کیا جائے یا ہر دوسرے دن ایسا کیا جائے۔

اس کے برعکس time restricted fasting یا TRF میں دن بھر میں 15 سے 18 گھنٹوں تک کچھ نہیں کھایا جاتا اور باقی ماندہ 6 سے 9 گھنٹوں میں خوراک لی جاتی ہے۔ اسلام میں مذکورہ بالا دونوں اقسام کی کم خوراکی کی بڑی تاکید ہے اور ہمارے اکابرین کا اس پر عمل تاریخ سے ثابت ہے۔ خود نبی کریم رؤوف الرحیم ﷺ کی زندگی کم خوراکی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے اور ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اپنی زندگیوں میں عمومی طور پر اسی پر عمل پیرا رہے۔

یعنی اگر ہم رمضان المبارک کے دوران معمول بن جانے والی کم خوراکی کو رمضان المبارک کے بعد بھی جاری رکھیں تو اس سے خاطر خواہ فائدے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک ماہ کے بعد ہم ایک بار پھر واپس اسی خوراک پر چلے جائیں تو وہ اعضاء جو آرام ملنے کے باعث بہتر کام کرنا شروع ہو گئے تھے، ان پر پھر سے دباؤ آنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر بسیار خوری کرنا شروع کر دیں تو ظاہر ہے اعضاء کو معمول سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے انسان مختلف اقسام کی بیماریوں کا آسان شکار بن جاتا ہے۔

سو اس لحاظ سے دیکھا جائے اور اس نیت سے اس پر عمل کیا جائے کہ یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا عمل تھا تو فرض کی ادائیگی اور طبی فوائد کے حصول کے ساتھ ساتھ سنت رسول پر عمل کرنے کا ثواب ملنے کی بھی قوی امید بلکہ یقین ہے۔ بنظر عمیق دیکھیں تو رمضان المبارک TRF کی انتہائی عمدہ مثال ہے جس کے دوران سحر سے لے کر افطار تک کے اوقات یعنی قریب قریب دن کے 12 سے 14 گھنٹوں میں کچھ بھی کھانے پینے پر مکمل پابندی ہوتی ہے اور صرف سحر اور افطار کے محدود اوقات میں ہی کچھ نہ کچھ خوراک لی جاتی ہے۔

اس حوالے سے یہ بات سمجھنا اشد ضروری ہے کہ خوراک کی کمی کا اصول کیا ہے؟ کیونکہ اس کو درست طور پر سمجھے اور پھر عمل کیے بغیر مطلوبہ فوائد حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ کم خوراکی کا اصول یہ ہے کہ محدود اوقات میں کھانے پینے کے وقفے کو اندھا دھند خوراک لینے کے لیے استعمال نہ کیا جائے بلکہ اس دوران عام خوراک استعمال کی جائے اور بے تحاشا کھانے سے گریز کیا جائے۔

Heal-Ramadan پروگرام کا بنیادی مقصد بھی اسی نقطہ کو اجاگر کرنا ہے کہ سحر اور افطار کے اوقات میں بسیار خوری کی بجائے کم اور متوازن خوراک استعمال کی جائے۔ عام معمول کے مطابق دن بھر میں مرد حضرات 2500KCal اور خواتین 2000KCal خوراک استعمال کرتی ہیں۔ عام طور پر ہم ناشتے میں 600KCal، دوپہر کے کھانے میں 600-800KCal اور رات کے کھانے میں 800-1000KCal استعمال کرتے ہیں۔

یہ وہ خوراک ہے جو یا وزن کو بڑھاتی ہے یا پھر بدستور اسی حالت میں برقرار رکھتی ہے۔ رمضان المبارک کے دوران صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا اور شام کی چائے وغیرہ ختم ہو جاتے ہیں، یعنی قریباً 1500-1800KCal ہماری روزانہ کی خوراک میں سے کم ہو جاتی ہیں۔ اب اگر سحر میں تقریباً 800KCal اور افطار میں 800-1000KCal کی خوراک لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم عام معمول سے 500-800 KCal کم خوراک لے رہے ہیں۔ اس رجحان کو اگر جاری رکھا جائے تو ہم رمضان المبارک کے دوران 5 کلوگرام تک وزن با آسانی کم کر سکتے ہیں۔

لیکن یہ یاد رہے کہ ہمارا مقصد صرف وزن کم کرنا نہیں، بلکہ اس کا سب سے اہم فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کم خوراکی کے دوران بدن کے اعضاء کو آرام ملتا ہے اور وہ بدن کے خلیات کے افعال کو بہتر بناتے ہیں، جس سے بہت سی بیماریوں میں افاقہ/ بچاؤ ہوتا ہے۔

اس بات کو اس مثال سے سمجھیے کہ اگر کسی گاڑی یا مشین کا انجن متواتر استعمال ہوتا رہے تو اس میں خرابی کا امکان پیدا ہو جاتا ہے، لیکن اگر اس کو چند گھنٹوں کے لیے بند کر دیا جائے تو اس کے بعد استعمال پر اس کی کارکردگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ چند گھنٹوں کے آرام کے بعد اگر اسی انجن کو غیر ضروری طور پر زیادہ استعمال کیا جائے تو فائدہ کی بجائے نقصان کا اندیشہ ہوگا۔

بعینہٖ یہی صورتحال انسانی جسم اور اس کے اعضاء کے افعال کی ہے۔ یعنی اگر ہم رمضان المبارک کے دوران معمول بن جانے والی کم خوراکی کو رمضان المبارک کے بعد بھی جاری رکھیں تو اس سے خاطر خواہ فائدے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک ماہ کے بعد ہم ایک بار پھر واپس اسی خوراک پر چلے جائیں تو وہ اعضاء جو آرام ملنے کے باعث بہتر کام کرنا شروع ہو گئے تھے، ان پر پھر سے دباؤ آنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر بسیار خوری کرنا شروع کر دیں تو ظاہر ہے اعضاء کو معمول سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے انسان مختلف اقسام کی بیماریوں کا آسان شکار بن جاتا ہے۔

دل کے دورے کے بعد جسمانی سرگرمی زندگی کو بہتر بنا سکتی ہے

لیڈز: برطانوی ماہرین نے ایک کثیر تعداد پر کی گئی تحقیق کے بعد کہا ہے کہ دل کے دورے کے بعد ہلکی ورزش اور جسمانی محنت سے زندگی کو خوشگوار اور بہتر بنانے میں بہت مدد ملتی ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف لیڈز کے ڈاکٹر مین ہرڈس نے کی ہے جس کی تفصیلات یورپی سوسائٹی آف کارڈیالوجی نے اپنے پلیٹ فارم پر بھی شائع کی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دل کے دورے (ہارٹ اٹیک) کے بعد لوگ پریشان رہنے لگتے ہیں لیکن ہسپتال میں بحالی کی سرگرمیوں کے بعد زندگی میں بہتری آتی ہے۔ اس سے مریض فکروں سے آزاد ہو کر خوش رہنا سیکھتا ہے جس کے مثبت اثرات سامنے آتے ہیں۔ برطانیہ اور پاکستان میں بھی دل کے مریضوں کو ہارٹ اٹیک کے بعد سگریٹ چھوڑنے، غذا کے انتخاب، تناؤ کم کرنے اور مراقبے میں مدد دی جاتی ہے۔ لیکن ان میں ورزش کو سب سے مفید قرار دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں 4570 ایسے مریضوں سے سوالنامے بھروائے گئے جنہیں ہسپتال سے فارغ ہوئے ایک، چھ یا بارہ ماہ ہوئے تھے۔ ان سے بہت سے سوالات کے ساتھ ورزش اور جسمانی محنت کے بارے میں بھی پوچھا گیا تھا۔ ان میں سے جن مریضوں نے ہفتے میں 150 یا اس سے زائد منٹ کے لیے چہل قدمی، کوئی ورزش یا جسمانی مشقت کی تھی انہوں نے روزمرہ زندگی میں بہتری کا اعتراف کیا۔ اس تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دل کے دورے کے بعد بہت ضروری ہے کہ دل کی بحالی کے تمام پروگراموں میں شرکت کی جائے۔ اس کے علاوہ بطور خاص ورزش اور محنت کو جاری رکھا جائے۔

مٹی کے چولہے صحت کے لیے مزید خطرناک قرار

چھتیس گڑھ: اس وقت دنیا کے لاکھوں کروڑوں گھروں کے اندر کچے مٹی اور گارے کے چولہے استعمال ہو رہے ہیں جن میں لکڑی اور کوئلہ وغیرہ جلایا جاتا ہے۔ اس عمل سے کاربن ذرات اور سیاہ دھواں بنتا ہے جو خواتین اور بچوں کے لیے بالخصوص بہت تباہ کن ہو سکتا ہے۔ سینٹ لوئی میں واقع واشنگٹن یونیورسٹی کے سائنسداں راجن چکروتی نے بھارتی دیہاتوں پر ایک مفصل تحقیق کی ہے۔ چھتیس گڑھ کے اس علاقے میں اپنی تحقیق

میں نوٹ کیا کہ گھروں کے اندر نصب کچے چولہوں سے اٹھنے والی کاربن اور دیگر سیاہ ذرات کپڑوں، گھروں کی دیواروں سمیت سانس کی نالیوں میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ اس سے صحت پر خطرناک نتائج اثر انداز ہوتے ہیں۔ عام طور پر چولہے میں فصلوں کا پھوگ، گائے کا گوبر، لکڑی اور برادہ وغیرہ بھی جلایا جاتا ہے جو گرین ہاؤس گیسوں کی وجہ بھی بنتا ہے۔ اس طرح یہ ماحول اور انسان دونوں کے لیے ہی خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ اس تحقیق میں سیاہ کاربن کے ذرات کو انتہائی مضر قرار دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ماہرین کی ٹیم نے چھتیس گڑھ کے علاقے میں مختلف اقسام کے 30 سے زائد ٹیسٹ کیے جن میں مختلف ایندھنوں کے اثرات بھی دیکھے گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ مٹی اور گارے سے بنے تندور نما چولہوں سے سفید اور سیاہ دھواں خارج ہوتا ہے جس میں بلیک کاربن بھی ہوتا ہے اور بھورا یعنی براؤن کاربن بھی پایا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس دھوئیں میں سیاہ کاربن کے ساتھ ساتھ پولی سائیکلک ایرومیٹک ہائیڈرو کاربنز بھی پایا جاتا ہے جو انسان اور جانوروں میں کینسر کی وجہ بن سکتے ہیں۔ ایسے چولہے افریقہ، ایشیا اور دنیا کے دیگر غریب ممالک میں عام استعمال ہو رہے ہیں۔ ماہرین نے یہ بھی بتایا کہ اکثر گھروں میں چولہے اندر کی جانب لگائے جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال تھر کے اندر مخصوص گھروں یعنی چونرا کے اندر ایسے چولہے لگائے جاتے ہیں اور اس کا دھواں گھر کے اندر ہی گھومتا رہتا ہے۔ یہ دھواں انتہائی خطرناک ذرات کے ساتھ گھر کے کپڑوں اور اطراف میں نفوذ کر جاتا ہے۔

روزہ امنیاتی نظام کو مضبوط بنا کر وائرس اور جراثیم سے بچاتا ہے

کراچی: ماہ رمضان کے روزے جہاں ہم مسلمانوں کے لیے روحانی مسرت اور دینی بالیدگی کی وجہ بنتے ہیں وہیں ان کے بہت سے طبی فوائد بھی ہیں۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ چند دنوں تک روزہ رکھنے سے جسمانی گلوکوز ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اسٹیم سیل

متحرک ہو کر خون کے نئے سفید خلیات (وائٹ بلڈ سیلز) بنانا شروع کر دیتا ہے۔ یہ خلیات قدرتی طور پر کئی وائرس اور بیکٹیریا کے حملے سے بچاتے ہیں۔ اس ضمن میں برسوں قبل یونیورسٹی آف سدرن کیلیفورنیا نے ایک تحقیق میں کہا تھا کہ فاقہ یا روزہ خون کے سفید خلیات کو تقویت دیتا ہے اور اس سے امنیاتی طور پر کمزور افراد اور کینسر اور ایچ آئی وی کے ماہرین کو بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح روزہ ہمیں کورونا کی وبا سے بچانے میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ ماہرین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ روزے کا عمل اسٹیم سیل کو متحرک کرتا ہے اور وہ خون کے نئے سفید خلیات بنانے لگتے ہیں یہاں تک کہ پورے امنیاتی نظام کی تشکیل نو بھی ہو سکتی ہے۔ اسی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ اگر 70 گھنٹے کا فاقہ کیا جائے تو کیموتھراپی کے زہریلے اثرات کو بہت حد تک کم بھی کیا جا سکتا ہے۔ اب سے دس برس قبل جرنل آف پروٹیومکس میں شائع ایک تحقیق میں فجر سے لے کر مغرب تک مسلسل 30 روزوں پر کیے گئے ایک سروے کی رو سے شائع ہوئی تھی۔ اس تحقیق سے ثابت ہوا تھا کہ اس عمل میں جسم میں اینٹی کینسر اجزا پیدا ہوتے ہیں، گلوکوز اور شکر بہتر رہتی ہے، شکستہ ڈی این اے کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور امنیاتی نظام سمیت کئی نظام بہتری کی جانب مائل ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں 18 سال سے زائد افراد کی بڑی تعداد کو مطالعے میں شامل کیا گیا تھا اور ان سے رمضان کے سارے روزے رکھنے کو کہا گیا تھا۔ اس مطالعے میں پروٹیومکس، سیرم، خون میں گلوکوز، کئی اقسام کے بایومارکر اور انسانی فضلے کا جائزہ بھی لیا گیا تھا۔ اس تحقیق کے اختتام پر ماہرین نے کہا تھا کہ مسلسل 30 دن روزہ رکھنے سے جسم کا دفاعی نظام بہت مؤثر ہو جاتا ہے اور یوں انسان کئی طرح کی بیماریوں اور وائرس کے حملے سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ دوسرا اہم پہلو یہ سامنے آیا کہ مسلسل ایک ماہ کے روزے کینسر کو بڑھاوا دینے والے کئی افعال کو روکتے ہیں۔ تیسرا اہم فائدہ یہ سامنے آیا کہ اس سے دماغی اور نفسیاتی صلاحیت میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ روزہ بالخصوص دماغ کی اکتسابی صلاحیت کو بھی بڑھاتا ہے اور اعصابی قوت میں اضافہ کرتا ہے۔

روزہ قوت مدافعت بڑھانے کا بہترین قدرتی ذریعہ

روزہ صرف ایک اسلامی اور روحانی عبادت ہی نہیں ہے بلکہ بہترین معاون و محافظ صحت بھی ہے۔ آقائے کریم ﷺ نے روزے کو ایک ڈھال کہا ہے، ایسی ڈھال جو روزے دار کو گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ موجودہ صورتحال اور کورونا کی یلغار میں روزے کی با برکت ساعتوں کو ایک معنی میں ڈھال بنا کر دنیا بھر کے مسلمان ہر قسم کی ابتلاء اور آزمائش سے محفوظ ہونے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کورونا اور اس جیسی وبائی بیماریاں ازل سے ہی دنیا میں ظاہر ہو کر انسانوں کو خود احتسابی کی دعوت اور موقع فراہم کرتی رہی ہیں لیکن انسان ازل سے عاقبت نااندیش واقع ہوا ہے۔ اپنی اسی روش کی وجہ سے بار بار آزمائشوں اور ابتلاؤں کا سامنا کرتا چلا آ رہا ہے۔ موجودہ صورتحال سے نجات پانے کے لیے احتیاط و استغفار سب سے بڑا اور مؤثر ہتھیار ثابت ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ماہ رمضان جہاں روحانی بیماروں کے لیے رحمتوں، برکتوں، مغفرتوں کی برکھا برساتا ہے وہیں جسمانی امراض میں مبتلا مریضوں کے لیے بھی پیغام شفا لاتا ہے۔ اللہ کریم ہر سال اپنے کریم نبی ﷺ کی امت کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ فرماتے ہوئے ماہ کریم عطا کر کے ہمیں رجوع الی اللہ کا شاندار موقع بھی فراہم کرتا رہتا ہے۔ جیسا کہ طبی ماہرین تواتر سے کہہ رہے ہیں کہ کورونا ایک وبائی مرض ضرور ہے لیکن مہلک نہیں ہے۔ اب تک کی ساری صورتحال کا جائزہ لیا جائے تو یہ صرف دو فیصد مریضوں کے لیے جان لیوا ثابت ہوا ہے۔ 70 سے 80 فیصد افراد ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن پر کورونا حملہ کرتا ہے لیکن مرض کی کوئی علامت ظاہر ہوئے بنا ہی کورونا بھاگ جاتا ہے۔ 95 سے 98 فیصد کورونا میں مبتلا مریض بغیر کسی خاص علاج معالجے کے ہی صحت یاب ہو کر کورونا کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کورونا کا شکار ہونے والے مریض بھی زیادہ تر عمر رسیدہ یا ایسے افراد ہیں جو پہلے ہی سے کسی بڑے مرض جیسے ہیپاٹائٹس، امراض قلب، گردوں کے امراض، ذیابیطس، فالج یا ذہنی بیماریوں سے نبرد آزما ہو کر ان سے بچاؤ کی ادویات باقاعدہ استعمال کر رہے تھے۔ طویل عرصے تک کسی بھی بیماری سے لڑتے رہنے کے سبب ان کی جسمانی قوت مدافعت کافی کمزور ہو چکی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ کورونا جیسے خطرناک وبائی مرض کا آسان شکار ثابت ہو رہے ہیں۔ ایسے تمام لوگ جو صحت مند زندگی گزار رہے ہیں انہیں صرف محکمہ صحت کے طے کردہ سماجی فاصلے کے طرز عمل، صفائی و ستھرائی اور حفظان صحت کے اصولوں کی پاسداری کرنے سے ہی ہر قسم کے خطرے سے حفاظت میسر آ جاتی ہے۔ "آگاہ رہو کہ دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے"۔ "اور جس نے اللہ پر بھروسہ کیا، یقیناً وہ (اللہ) اس کے لیے کافی ہے" (القرآن)۔ اس فرمان الٰہی کی رو سے اللہ کا ذکر اور اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ پر توکل انسان کا ہر حالت میں بہترین معاون و مددگار ہے۔ بے یقینی، بد اعتقادی، اللہ کے ذکر سے دوری، خوف، ڈر، وہم اور وسوسے اچھے خاصے صحت مند انسان کو بھی کمزوری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اللہ کریم کی ذات سے اچھا گمان رکھتے ہوئے حفاظتی اور احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا رہیں، ان شاء اللہ کورونا سمیت ہر قسم کی آفت و بلا سے محفوظ رہیں گے۔ ماہ رمضان کے پورے روزے رکھنے کا لازمی اہتمام کریں، کیونکہ روزہ قوت مدافعت بدن بڑھانے کا بہترین قدرتی ذریعہ ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ کر روزہ رکھنے سے گریز کرتے ہیں کہ بدن میں پانی کی کمی اور خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ چودہ پندرہ گھنٹے متواتر بھوکا اور پیاسا رہنے سے جسم میں پانی کی کمی اور خشکی میں اضافہ ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے لیکن یہ ضروری بھی نہیں کیونکہ اگر سحر و افطار میں اپنی خوراک متوازن رکھی جائے تو بدن زیادہ چست، پھرتیلا اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ بلا جھجک روزے کا اہتمام کریں۔ اللہ کے فضل اور روزے کی برکت سے لاتعداد بدنی مسائل حل ہو جائیں گے۔ قدیم اطباء اور جدید میڈیکل سائنس کے ماہرین کے نزدیک دنیا کے تمام موذی اور خطرناک امراض سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ روزہ ہے۔ جب ہم روزے کے روحانی اور طبی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے رکھتے ہیں تو لازمی بات ہے، ہمیں اس کے جسمانی ثمرات بھی میسر آتے ہیں۔ روزہ بدن انسانی میں پیدا شدہ زہریلے مادوں کا خاتمہ کر دیتا ہے اور روزہ دار کا جسم اضافی چربی اور فاسد مادوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ موٹاپے کا شکار خواتین و حضرات کے وزن میں خاطر خواہ کمی واقع ہوتی ہے۔ کولیسٹرول اور کولیسٹرول کے نقصانات سے نجات ملتی ہے۔ خون کا گاڑھا پن ختم ہو کر کئی دیگر امراض خون سے جڑے عوارض سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ بلڈ پریشر جیسے خاموش قاتل پر قابو پانے کی ہمت اور سکت پیدا ہوتی ہے۔ ذیابیطس جیسے موذی مرض سے بھی نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ یورک ایسڈ کے عوارض سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ سگریٹ، چائے اور شراب نوشی کی صحت دشمن عادات سے با آسانی پیچھا چھڑوایا جا سکتا ہے۔ روزہ رکھنے سے جسم کو فرحت و تازگی ملتی ہے۔ روزہ رکھنے سے ذہنی امراض ڈپریشن، سٹریس اور اینگزائیٹی سے بھی نجات ملتی ہے۔ ضبط نفس، برداشت اور جنسی جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔ روزے سے بے خوابی دور ہو کر پرسکون نیند میسر آتی ہے اور خواب آور ادویات سے بھی جان چھوٹ جاتی ہے۔ روزہ رکھنے سے انتڑیاں اور معدہ فاسد رطوبات سے پاک ہو جاتے ہیں۔ یوں ان کی کارکردگی اور افعال میں بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔ روزے سے انسانی خدوخال اور ڈیل ڈول میں خوبصورتی اور دلکشی پیدا ہوتی ہے۔ چہرے کے کیل، مہاسوں اور کریہہ داغوں سے نجات ملتی ہے۔ روزہ رکھنے سے اعصابی اور جسمانی قوت حاصل ہوتی ہے۔ روزہ رکھتے اور افطار کرتے وقت درج ذیل غذائی امور ملحوظ خاطر رکھیں۔ سحری سے پہلے 50 گرام مربہ بہی، 50 گرام مربہ آملہ، 50 گرام مربہ گاجر اور ایک عدد الائچی سبز باہم گرائنڈ کر کے لازمی کھائیں۔ یہ گھریلو ترکیب وٹامنز کا بہترین قدرتی ماخذ ہونے کے ساتھ ساتھ دل و دماغ کو فرحت و تازگی پہنچانے کا بھی شاندار ذریعہ ہے۔ دوران سحر و افطار بھرپور اور متوازن خوراک کا استعمال کریں۔ سحری کھاتے ہوئے پراٹھا نہ کھائیں بلکہ سادہ روٹی پر مکھن یا دیسی گھی اچھی طرح لگا کر کھائیں۔ اگر روٹی کو مکھن یا دیسی گھی میں کوٹ کر چوری بنائی جائے تو یہ اور بھی فائدہ مند ثابت ہوگی۔ (مریض اپنے معالج کے مشورے کے مطابق خورونوش کے معمولات طے کریں)۔ اسی طرح سحری میں دہی اور دہی کی لسی خاص کر ترپڑ قسم کی گاڑھی لسی جو دہی اور دودھ ہم وزن ملا کر تیار کی جاتی ہے، پینا معمول بنائیں۔ بادی اور بلغمی مزاج والے لوگ پھیکا دہی اور دودھ میں ادرک، دار چینی پکا کر یا ہلکی سی پتی لگا کر استعمال کریں۔ آملیٹ اور بریڈ کھا کر روزہ رکھنے سے گریز کیا جائے بلکہ دوران رمضان میدے سے بنی مصنوعات سے دور ہی رہا جائے تو زیادہ مفید ہوگا۔ روزہ افطار کرتے ہوئے ترش غذائیں کھانے اور یخ ٹھنڈا پانی یا مشروبات پینے سے بھی پرہیز کریں۔ خشخاش 5 گرام، مغز بادام 15 عدد، چار مغز 10 گرام اور مرچ سیاہ 2 دانے دن بھر بھگو کر بطور سردائی گھوٹ کر دیسی شکر سے میٹھا کر کے افطاری کریں۔ اسی طرح افطاری کے وقت شربت انجبار، شربت انار، شربت آلو بخارا، شربت صندل جیسے قدرتی مشروبات پیے جا سکتے ہیں، البتہ شکر سے میٹھا کیا ہوا خالص دودھ پیا جائے تو اور بھی فوائد کا باعث ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں دیسی شکر کی بنی سکنجبین (لیموں کے چند قطرے ملا کر) افطاری کرنا بھی صحت، لذت اور فرحت کا باعث بنتا ہے۔ افطاری میں گھر کے بنے دہی بھلے، فروٹ چاٹ، پالک، سبز دھنیا اور پودینے کے پتے شامل کر کے پکوڑے اور آلو کے سموسے ذائقہ بدلنے کی غرض سے چکھے جا سکتے ہیں۔ سادہ روٹی اور من پسند سالن (دالیں، سبزیاں، کالے چنے، سفید چنے، دیسی مرغی اور بکرے کا گوشت) بہترین مینیو ہے۔

JKHCBA takes note of GoI's notification

Srinagar, The Executive committee of the JK High Court Bar Association (JKHCBA) Srinagar, Held a teleconferencing meeting and took note of issuance of notification by the central government providing for exercise of jurisdiction over the service matters by Chandigarh bench of the administrative tribunal. The association said that it would inconsequence result in filing of the fresh service matters before the service tribunal located at Chandigarh and transfer of all pending service matters in the HC of Jammu and Kashmir to tribunal constituted at Chandigarh."The issuance of notification will result in multiple hardships of the employees who seek dispensation of justice. The location of the tribunal at Chandigarh would generally deprive all classes of employees from getting their grievances redressed at Chandigarh due to incurring of heavy expenses in proceeding to Chandigarh and hiring legal services would be beyond their means outside J&K, which would result in complete denial of the right to approach the court for ventilation of their grievances,".The members in their meeting impressed upon the authorities to provide circuit benches for dealing with service matters at J&K Srinagar so as to mitigate the sufferings of service class.It is accordingly impressed upon the concerned authorities to take appropriate remedial measures providing for constitution of circuit benches for UT of J&K and Ladakh –(KNO)

Cash-at-doorstep for MGNREGA workers

Reasi admn, India Post launch initiative

REASI,: District administration Reasi in association with India Post has started making doorstep cash payment to MGNREGA workers of the district. The move is aimed at to maintain social distancing and to ease crowd at banks.Under the initiative, a representative from local post office will reached out to the local MGNREGA workers and hands over cash after verification of their Aadhaar linked bank account through a mobile application.In first day of the initiative, an amount of Rs 82700, through 39 transactions all over the district has already been disbursed through six post offices.

Supreme Court seeks Centre's reply on pleas against order asking employers to pay during Corona lockdown

NEW DELHI:

The Supreme Court has granted two weeks time to the Centre to respond to a batch of pleas challenging its decision asking employers to pay full wages to their workers during the lockdown imposed to contain spread of COVID-19.A bench of Justices N V Ramana, Sanjay Kishan Kaul and B R Gavai, in a hearing conducted through video conferencing, The counsel for three private firms including Nagreeka Exports Limited and Ficus Pax Private Ltd against notifications of the Ministry of Home Affairs asking them to pay full wages to employees during lockdown."Solicitor General (Tushar Mehta) submits that he wants to file a response to these writ petitions. List after two weeks," the bench said in its order.The top court asked the private firms to supply copies of their applications to the Solicitor General through e-mail.Textile firm 'Nagreeka Exports Limited, one of the petitioners, has sought quashing of the government order asking employers to pay full salary to staff, contract workers, casual workers and other workers during the corona virus lockdown, even though factories are not operational.The firm engaged in manufacture and export of cotton yarns, fabric & textiles, stated in its plea that because of stoppage of operations since the lockdown, it has suffered losses to the tune of Rs.1.50 crore till the filing of the plea."On top of that, as per the said orders dated March 29, 2020 and March 31, 2020, Petitioner had to disburse full salaries to all its employees on its payroll, which amounts to approximately Rs.1.75 crores," the petition said.The plea has challenged the constitutional validity of Government Order dated March 29, 2020 issued by MHA only to limited extent being that "All the employers, be it in the industry or in the shops and commercial establishments, shall make payment of wages of their

workers, at their work places, on the due date, without any deduction, for the period their establishments are under closure during lockdown period. "It has also challenged subsequent Government Order dated March 31, 2020, issued by Maharashtra government, only to the limited extent of compelling the petitioner to pay full salary to all its staff, workers, contract workers, casual workers during the period of lockdown, when its factories are not operational.The petition has sought to adjudicate whether the Centre and Maharashtra government is empowered to issue direction to private establishment, like the petitioner, to pay 100 per cent wages under Disaster Management Act, 2005.The textile company said that with the lockdown now being extended, its losses will be multiplied and if it has to follow the government orders in their entirety, its business will become unsustainable.The orders will have "more far reaching consequences, affecting the livelihood of more people", the plea said.The plea states that the government orders passed by the MHA and the Maharashtra government are "illegal, unconstitutional" and violative of Articles 14 and 19 of the Constitution of India.The petitioner has asked the Court to set aside both the Centre's order and the order by the Maharashtra government to the extent that payment of full salaries were mandated.The plea further prays that during the pendency of the plea, the petitioner be allowed to pay only 50 per cent of the salaries to its workers.pti

وادی میں 9 ماہ سے اسکول درس وتدریس کیلئے مقفل

والدین کا فیس کی ادائیگی کیلئے سرکاری خاموشی پر فکر وتشویش کا اظہار

سرینگر// وادی میں سرکاری ونجی تعلیمی اداراں کے گزشتہ 9 ماہ سے مکمل طور پر بند ہونے کے بیچ والدین نے جہاں طلاب کی تدریسی وتعلیم پر سخت فکر وتشویش کا اظہار کیا ہے، وہی اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا کہ حکومت کی طرف سے ابھی تک گزشتہ 3 ماہ سے لاک ڈاؤن کے نتیجے میں اسکولوں کے بند ہونے پر نجی اسکولوں میں فیس کی ادائیگی پر کوئی لب کشائی نہیں کی۔ وادی میں سرکاری ونجی اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں درس و تدریس کا سلسلہ بند ہوئے اب 9 ماہ مکمل ہو چکے ہیں، جبکہ طلاب بھی ان 9 ماہ سے اسکولوں سے دور ہی رہی۔ گزشتہ برس 5 اگست کو مرکزی حکومت کی طرف سے جموں کشمیر کے آئین کی تنسیخ اور ریاست کو تقسیم کر کے دو مرکزی زیر انتظام والے علاقوں میں تقسیم کے اعلان کے ساتھ ہی وادی میں تعلیمی ادارے بھی بند ہوئے، اور نومبر تک نامساعد صورتحال، بندشوں، قدغنوں اور غیر اعلانیہ ہڑتال تک اسکول بند ہی رہیں، جس کے بعد گھروں میں ہی طلاب کے امتحانات بھی لئے گئے۔ دسمبر میں اگرچہ اسکولوں کو کھول دیا گیا تھا، تاہم صورتحال کی وجہ سے بچوں نے اسکولوں کا رخ نہیں کیا، جس کے ساتھ ہی سرمائی تعطیلات کا اعلان کیا گیا۔ 24 فروری کو سرمائی تعطیلات کے بعد اگرچہ اسکول کھل گئے تھے اور قریب 10 روز تک ان اسکولوں میں درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا، تاہم 6 مارچ سے کرونا وائرس کے پھیلاؤ سے وادی میں پہلے پرائمری اسکولوں اور بعد میں دیگر تعلیمی اداروں کو بند کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اس صورتحال کے بیچ والدین میں جہاں طلاب کے تعلیم وتدریس کے حوالے سے سخت فکر وتشویش لاحق ہو رہی ہے وہی، اس بات پر بھی حیرانگی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے اسکولوں کی فیس ادائیگی کے بارے میں کوئی بھی حکم نامہ جاری نہیں کیا جا رہا ہے۔ سرینگر کے سیول لائنز سے تعلق رکھنے والے ایک شہری خان یعقوب نے بتایا کہ گزشتہ برس بھی ایسا ہی ہوا اور آخر کار والدین کو اسکول منتظمین نے بلی کا بکرا بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کے صوبائی کمشنر نے پہلے نجی اسکولوں میں فیس کی ادائیگی نہ کرنے کا فرمان جاری کیا اور بعد میں نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر اس فرمان کو واپس لیا گیا، اور والدین کو یکمشت 6 ماہ فیس کی ادائیگی کرنی پڑی۔ انہوں نے کہا کہ اسی پر بس نہیں ہوا بلکہ اسکولوں کے منتظمین نے انہیں سرمائی تعطیلات کے عرصے کی کی فیس بھی پیشگی میں ادا کرنی پڑی۔ خان یعقوب کا کہنا تھا ’’اس بار اب مارچ سے سرکاری فرمان کے تحت اسکول بند ہے تاہم ایک بار پھر انتظامیہ خاموشی کا رول ادا کر رہی ہے، اور والدین کو بلی کا بکرا بنانے کی پھر سے تیاری کی جا رہی ہے‘‘۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 2 ماہ سے ہر ایک فرد بشر بے کار، بے روزگار اور بے یار ومددگار رہیں، اور اس مین بھی اگر انتظامیہ والدین کو اسکولوں میں فیس کی ادائیگی کا فرمان جاری کرتی ہے تو یہ ناانصافی کے سوا اور کچھ نہیں ہے، کیونکہ والدین کا دہرا نقصان ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک تو انکے بچے بھی گھر میں بغیر درس وتدریس بیٹھے ہیں، اور دوسرا انہیں بے کار میں فیس ادا کرنا پر رہا ہے۔ نٹی پورہ سے تعلق رکھنے والے محمد اقبال کا کہنا تھا کہ گزشتہ برس انہیں ایک نجی اسکول میں 15 ہزار روپے کی ادائیگی کرنی پڑی۔ اقبال کا کہنا تھا کہ وہ ایک نجی کمپنی میں کام کرتا ہے اور دو ماہ سے زائد عرصے سے گھر میں ہیں، جبکہ نجی کمپنی نے بھی کام نہیں، تنخواہ نہیں کے اصول پر اپنی پوزیشن واضح کی ہے۔ اقبال کا کہنا تھا کہ اس صورتحال میں وہ کیونکر اسکولوں کی فیس کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو پہلے ہی واضح کرنا چاہیے کہ فیس کی ادائیگی کے بارے میں انہوں نے کہا پالیسی مرتب کی ہے۔ آلوچی باغ سے تعلق رکھنے والے ایک اور والد گرمیت سنگھ نے سرکار کی خاموشی پر فکر وتشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ لیا ہے کہ اگر اب کی بار بھی نجی اسکولوں میں انہیں فیس کی ادائیگی کیلئے کہا گیا تو عدالت کا دروازہ براہ راست کھٹکھٹائے گئے، کیونکہ اب کی بار سرکاری احکامات پر اسکولوں کو بند کیا گیا، اور والدین فیس کی ادائیگی کیلئے کیونکر ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔

Newspaper industry could face losses of up to Rs 15,000 crore if relief not provided: INS to govt

Delhi/The Indian Newspaper Society (INS) has urged the government to provide a strong stimulus package to the newspaper industry which it said has lost over Rs 4,000 crore and is likely to suffer further losses of up to Rs 15,000 crore in the next six to seven months, if relief is not provided. In a letter to the Information and Broadcasting Secretary, the INS said the newspaper industry is among the worst affected in India with hardly any revenues coming in from either advertising or circulation amid the nationwide lockdown in the wake of the coronavirus pandemic"The newspaper industry has already lost Rs 4000-4500 crore in the last two months. Since economic activity has nearly collapsed and there is no likelihood of advertising from private sector, the losses are expected to continue at the same rate for the next 6-7 months (implying an additional loss of Rs 12,000 - 15,000 crore over the next 6-7 months)" unless a strong stimulus is implemented by the government at the earliest, the letter signed by INS president Shailesh Gupta said.INS also urged the government to withdraw five percent customs duty on newsprint.The losses already incurred have had very severe repercussions for the 30 lakh workers and staff who are directly and indirectly involved in the newspaper industry -- journalists, printers, delivery vendors and many others, said INS, which represents over 800 newspapers. "The newspaper industry has already lost Rs 4000-4500 crore in the last two months. Since economic activity has nearly collapsed and there is no likelihood of advertising from private sector, the losses are expected to continue at the same rate for the next 6-7 months (implying an additional loss of Rs 12,000 - 15,000 crore over the next 6-7 months)" unless a strong stimulus is implemented by the government at the earliest, the letter signed by INS president Shailesh Gupta said.INS also urged the government to withdraw five percent customs duty on newsprint.The losses already incurred have had very severe repercussions for the 30 lakh workers and staff who are directly and indirectly involved in the newspaper industry -- journalists, printers, delivery vendors and many others, said INS, which represents over 800 newspapers.PTI

'One nation, one ration card' scheme: 5 more states join the initiative

New Delhi: Five more states, including Bihar and Uttar Pradesh, have been integrated with the 'one nation, one ration card' scheme Food Minister Ram Vilas Paswan said, 5 more states -- Bihar, UP, Punjab, Himachal Pradesh and Daman and Diu -- have been integrated with One Nation-One Ration Card System," Paswan said in a tweet. On 1st January 2020, 12 States were integrated amongst eachother and now 17 States are on Integrated Management of PDS@narendramodi— Ram Vilas Paswan (@irvpaswan) Under the 'one nation, one ration card' initiative, eligible beneficiaries would be able to avail their entitled food grains under the National Food Security Act (NFSA) from any fair-price shop in the country. The scheme was announced in June last year.On January 1 this year, 12 states were integrated among each other and now 17 states are on integrated management of the public distribution system (PDS), also called ration shops/fair price shops,."About 60 crore beneficiaries from 17 states and UTs can benefit from the ration card portability and they can purchase the subsidised foodgrains using the existing ration cards,Standard format of 'one nation, one ration card'• A standard format for ration card has been prepared after taking into account the format used by different states.For national portability, the state governments have been asked to issue the ration card in bi-lingual format, wherein besides the local langauge, the other language could be Hindi or English.The states have also been told to have a 10-digit standard ration card number, wherein first two digits will be state code and the next two digits will be running ration card numbers.Besides this, a set of another two digits will be appended with ration card number to create unique member IDs for each member of the household in a ration card.Andhra Pradesh, Telangana, Gujarat, Maharashtra, Haryana, Rajasthan, Karnataka, Kerala, Madhya Pradesh, Goa, Jharkhand and Tripura are 12 states where ration card portability has been implemented. "PTI

تندرستی ہزار نعمت ھے

زینہ پورہ کے عوام سے اپیل

۔زینہ پورہ کے باشعور عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سب ڈسٹرکٹ اسپتال زینہ پورہ آپ کا اپنا اثاثہ ہے۔اسلئے اسپتال کو صاف ستھرا رکھنے میں ہماری مدد کریں۔
۔اسپتال میں جگہ جگہ نصب کئے گئے کوڑادانوں کا استعمال کریں۔

۔اسپتال میں پالی تھین کے استعمال کرنے سے پرہیز کریں۔
۔اسپتال کے احاطے میں سگریٹ نوشی قانونا جرام ہے اسے اجتناب کریں۔
۔اگر کسی بھی شخص کو اسپتال کے احاطے میں سگریٹ نوشی کرتے ہوئے پکڑا گیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی ہوگی اور موقعہ پر ہی جرمانہ عائد کیا جائے گا۔
۔اسپتال کا نظم ونسق برقرار رکھنے میں عملے کا بھرپور تعاون کریں۔
۔کسی بھی پریشانی یا مشکل کے حائل ہوتے ہی اسپتال کے میڈیکل سپراڈنٹ سے فوارا رابط کریں۔

آپکا خیراندیش

ڈاکٹر خالد عباس

بلاک میڈیکل آفیسر

زینہ پورہ شوپیان.....فون نمبر 7006483091

Price of non-subsidised LPG cylinders slashed by over Rs 160

New Delhi.The price of non-subsidised LPG cut by over Rs 160 per cylinder.Non-subsidised LPG price was cut by a record Rs 162.50 per cylinder in the wake of a slump in benchmark international rates due to falling oil demand.A 14.2 kPG cylinder will now cost Rs 581.50 in Delhi, down from Rs 744, as per the price notification issued by state-owned oil firms. In Mumbai, it will now be available for Rs 579 per cylinder, compared to Rs 714.50 earlier.This is the third t monthly reduction in rates of non-subsidised LPG cylinders. It is also the steepest reduction in non-subsidised LPG price ever, beating the previous highest reduction of Rs 150.50 per cylinder in January 2019.The fresh rate reduction comes after a Rs 61.50 per cylinder price drop in April and a cut of Rs 53 in March. Therefore, non-subsidised LPG prices have fallen by Rs 277 per 14.2 kg cylinder in the last three months, negating the Rs 144.50 per cylinder hike announced in February.It is worth mentioning that state-owned oil marketing companies or OMCs revise the price of cooking gas on the first day of every month after taking into account the average of benchmark fuel in the international market and also the foreign exchange rate.PTI

KPC congratulates 3 J&K photojournalists for Pulitzer Prize

Srinagar: Three outstanding photojournalists from Jammu and Kashmir have won the world's biggest journalism award for their coverage post-August 5 lockdown period. This is the first ever Pulitzer Kashmiri journalists have won. Senior photographers from Kashmir Dar Yasin, Mukhtar Khan and Channi Anand from Jammu have been awarded the 2020 Pulitzer Prize in feature photography for extraordinary photojournalism of the crisis and military lockdown in Kashmir last year. The Kashmir Press Club congratulates Dar Yasin, Mukhtar Khan, and Channi Anand for winning the award. This is an incredible honor for not only for them but for Kashmir Press Club as well as Dar Yasin, Mukhtar Khan happen to be our members. This Pulitzer to the three photojournalists from J&K is an incredible honor and also a proud and big moment for all the media fraternity in J&K as the journalists in the region have always worked in toughest circumstances, risked their lives and always tried to deliver in a rationale and objective manner. This award is recognition of the hard work and professionalism of these photo journalists and the Kashmir Press Club wishes more power to their cameras. The Pulitzer award to the two Kashmiri journalists is a reiteration that the independent journalism and free press are more important than ever in these times, when journalists in Kashmir have been working under the toughest conditions.

Popular Hair Cutting Saloon

Prop:- Haji Mohmmad Amin Home Service is avalable on extra Charge s
Ph:9622202937

Ikhrajpora (Opp. Graveyard)Jahwarnagar Srinager Kmr

Advertising

now at your door steps
Malik
News and Advertising
Agency Arwani
Bijbeharda Kulgam

COMPUTER REN AISSANCE

Kapta House Abiguzar, Srinagar 190001

GENERAL ORDER SUPPLIER

- Refurbished Desktops and Laptops
- Hardware Installation and Repairs
- Wired and Wireless Networking
- Data Backup and Recovery
- Computer Optimization

- Custom Built Computers and Lapotops
- Fast, Friendly, Courteous Service
- Virus Removal and Prevention
- Spyware / Popup Removal
- Low Price On Upgrades

DEALS IN:
Desktops, Laptops, Printers, CCTV, Biometrics, All Computer Peripherals, Stationary Etc.

Contact: 9419002086, email:compren.sgr@gmail.ccom

Cell: 9796733735
9419548868

REGAL ZARI

A complete House of Fancy Laces and Allied Items

Shop No: 04, Muncipal Complex
Regal Lane, Residency Road Sgr.

The Weekly
BE KHOF AWAZ
9th Year of Publication
RNI.NO.JKBIL 42632/2012 -PostalRegd.No.JKNP-168/SKGPO-2018-2020
Vol (9)....Issue 19 Thuresday 07 May to 13 May 2020 Page (16).....Price:Rs.5/-

G I tagging of saffron will boost export, help farmers to get best price for produce: Advisor Sharma

Distributes 9 CA refrigerated Vans for marketing Veg Produce among districts

SRINAGAR, The Advisor to Lt. Governor, K K Sharma visited the saffron park at Dusso Pampore in Pulwama to see the facilities being set up at the Saffron Research Station and also to get an overview and evaluate the preparedness besides address the quality parameters required to be maintained under GI tagging of saffron. Director Agriculture, Altaf Aijaz Andrabi, Joint Director Agriculture Iqbal Chowdhary and other senior officers were accompanying the Advisor.The Advisor went around the upcoming facilities and was informed that the Research centre would be having all the state of art facilities for extraction, packing of the locally produced saffron besides e- auctioning.It is noteworthy to mention that the Department of Agriculture Kashmir has been granted Certificate of Registration by Registrar of Geographical Indication, Chennai, and Government of India in respect of Kashmir Saffron for districts of Pulwama, Budgam, Srinagar, and Kishtwar. The Registered Proprietor of the G.I Kashmir Saffron is Director Agriculture, Kashmir, facilitated by SKUAST (K) and Saffron Research Station Dusso Pampore J&K.While referring to the recent development of the Kashmir saffron getting the GI Tagging, the Advisor said that it can encourage and motivate the marketers to expand their business at Global level besides the protection of Geographical Indicator boosts exports and ensures that the growers get best remuneration for their produce.The Advisor while complimenting the Secretary Agriculture and Director Agriculture Kashmir for undertaking the initiative for getting the GI tagging said that the efforts of the department have resulted in the grant of this prestigious mark. He said that it will ensure that the exports of the saffron would register an increase and the farming community would get benefited.Highlighting the achievement the Director Agriculture, Kashmir, Altaf Aijaz Andrabi said that GI is a sign on products that have a specific geographical origin and the product may have special quality

or reputation. He added that the prime purpose of registering a geographic indication is to seek protection for specific products produced in a particular geographic region. The Advisor later distributed Nine refrigerated vans worth Rs 5 crore at Agriculture complex , Lal Mandi aimed at providing controlled air conditioning facilities to the farmers for exporting their produce within the districts, UT and to other states. The step would ensure better marketing facilities to the farmers which would result in improving their economic profile.While speaking on the occasion, the Advisor said that the step would go a long way in ensuring better marketability of the vegetable produce of the farmers in different districts. He said that budgetary provision for the same was provided in 2019-2020 and it is for first time that these vans have been procured for the benefit of farming community.The Advisor also visited Floriculture Development Park set up by the Agriculture department for extraction of the oil from Aromatic plants. He was informed that the department has recently set up the plant which would be producing quality aromatic oils for marketing the same both within Jammu and Kashmir and outside.

LG Mathur interacts with representatives of Ladakh Tourist Trade Alliance

Leh,:
The Lieutenant Governor of Ladakh, Shri R.K. Mathur was called upon by the representatives of Ladakh Tourist Trade Alliance and submitted a memorandum concerning issues related to the tourism sector in the view of COVID-19 pandemic.Considering an annual turnover of around Rs.600 crores from the tourism sector in Ladakh contributing to nearly 60% of the Ladakh's economy which has been badly hit by the spread of COVID-19, the Ladakh Tourist Trade Alliance made several requests for support of the industry and the people to the Lt. Governor of Ladakh.The delegation requested a moratorium of 24 months and the loan interests for this period to be paid by the government. They requested to fast track the process to provide DIPP industrial subsidy for early disbursement of the finances, waiver of registration and other annual fees applicable to the hospitality industry for the current year and complete withdrawal of GST for a period of five years once the situation get to normal in order to reinforce the much-affected tourism industry.

No order asking officials to go for home quarantine issued: Commissioner SMC

Work in full swing amid COVID 19 pandemic, all preventive measures being taken

SRINAGAR, Refuting the claims made by a local news agency regarding the issuance of directives to few officials of Srinagar Municipality Commissioner (SMC) asking them to go for home quarantine, Commissioner, SMC, Gazanfar Ali said, "No such directives were received by my office neither have my office issued any order in this regard."The Commissioner said that the news that surfaced after the brother of a Corporator was tested positive of COVID-19 is factually incorrect.He said that the Commissioner's Office has no contact with the concerned Corporator. "Our offices are in different buildings and the concerned Corporator has no contact with Commissioner's office."Gazanfar Ali further said that the SMC works are going in full swing amid COVID 19 pandemic and all the preventive measures are being taken by the officials including use of protective gears and sanitizers.The Commissioner said that it will be encouraged if anyone having contact with the concerned Corporator goes into self-quarantine till his test report are received.In the meantime, Commissioner convened a meeting of senior officials to review various works being carried by the Corporation.On the occasion, threadbare discussions was held on proper functioning of the drainage system, sanitation works, removing of encroachment on water bodies and river banks and the installation of high-mast lights in the city.The Commissioner stressed upon officers to work in tandem and ensure all the works are carried out and monitored properly, keeping in view the role of SMC in public deliverance.

Printer,Publisher,Owner and Editor:Ab Majid Naik.Executive Editor Manzoor Wani,Associated Editor:Towfeeq Naik
Bereau Chief/Marketing Manager:Mudasir Yousuf.Cell No.9797191917 Delhi BureauChief :Sh.B.B Tikoo Cell No.09810382582, Legal Advocate:M.A.Khan & Associates
Published From:Babapora Shopian-192303 J&K- Printed at:Khidmat Offset Press The Bund Srinagar. RNI No.PIL/42632/12
Administrative/Bureau Office:Top Floor Room No.17 Huda Ash Abiguzar Lalchowk Srinagar .190001 Ph.0194-2482017 Post Box No.119 GPO Sgr-1